REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۳۰ جمادی الاوّل ۱۴۰۴ھ — ۲۳ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش — ۲۳ فروری ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ربوہ سے قادیان آنے والی ایک عزیزہ کی زبانی ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"حضور پر نور ان دنوں کراچی اور سندھ کے سفر پر ہیں"—— احباب اپنے محبوب آقا کی سفر و حضر میں صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ تبلیغ (فروری)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں الفضل مجریہ ۱۹۸۴-۲-۱۴ کے ذریعہ موصول تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

● —— مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

مانٹریال (کینیڈا) میں پہلی مرتبہ تبلیغِ احمدیت کی نمائش

ہزاروں افراد تک اسلام کا امن بخش روحانی پیغام اور مؤثر تعارف

رپورٹ مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مانٹریال

اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ مانٹریال کو یہ توفیق حاصل ہوئی کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو پبلک میں ایک نمائش کے ذریعہ روزانہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں افراد تک پہنچا سکے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی عملی تفسیر ایک نرالے اور انوکھے رنگ میں پیش کر سکے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مانٹریال میں گزشتہ چند سالوں سے ایک وسیع نمائش کا انعقاد ہو رہا ہے اس کا نام MAN AND HIS WORLD ہے۔ اس میں مختلف ممالک اپنے وسیع ملکی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اپنے ملکوں کے کلچر، تہذیب و تمدن، اپنی مصنوعات اور ایجادات کو اپنے اپنے PAVILION میں زائرین کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اس طرح لاکھوں آدمی ان کی ترقی کی رفتار اور ان کے آرٹ اور کلچر سے واقف ہو جاتے ہیں۔ اس سال یہ نمائش ۲۲ جون سے شروع ہوئی۔ اور ۲۹ اگست تک روزانہ صبح ساڑھے دس بجے سے شام ۷ بجے تک زائرین کے لئے کھلی رہی۔

اس نمائش میں مانٹریال کی ایک مقامی ایسوسی ایشن بنام NACOI یعنی "NATIONAL ASSOCIATION OF CANADIANS OF ORIGIN IN INDIA" نے ایک حصہ INDIAN PAVILION کے نام سے حاصل کیا۔ اس ایسوسی ایشن کے ساتھ مقامی جماعت احمدیہ مانٹریال "AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM" کے نام سے شامل تھی۔ اس وجہ سے ہمیں بھی اس نمائش میں حصہ لینے کا موقعہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل گیا۔ اس بارہ میں پریذیڈنٹ جماعت مکرم برکات الٰہی صاحب جنجوعہ نے جب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا منیر الدین شمس صاحب سے فون پر بات کی تو شمس صاحب نے فوراً فرمایا کہ ضرور حصہ لیں۔ اور انہیں Confirm کر دیں۔ رقم انشاء اللہ مہیا ہو جائے گی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ خاص طور پر جب مختلف سفراء کو قرآن مجید اور دیگر کتب پیش کرنے اٹوا آئے، تو آپ مانٹریال بھی تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ نیشنل پریذیڈنٹ مکرم شمیم احمد صاحب بھی تھے۔ مجلس عاملہ سے آپ نے مختلف مشورے کئے اور ہدایات دیں۔

ہماری تمام تر کوشش یہی تھی کہ جہاں دوسرے ایشیائی گروپس اپنا اپنا کلچر اور آرٹ پیش کریں گے، ہم اسلام اور احمدیت کا پیغام مؤثر رنگ میں اس نمائش میں تمام دیکھنے والوں تک پہنچائیں۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر درج ذیل نقشہ جات چارٹ، اور تصاویر کے مجموعے تیار کئے گئے۔

(۱) ۸ فٹ × ۸ فٹ سائز کا بورڈ تیار کر کے دنیا کے نقشہ میں تمام ممالک کی مسلمان آبادی بھی بتلائی گئی۔ چھوٹے چھوٹے بلبوں کی روشنی سے جو بار بار جلتے بجھتے تھے، یہ بتایا گیا کہ ان جگہوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مشن، احمدیہ مساجد، احمدیہ جماعتیں اور احمدی افراد پائے جاتے ہیں۔ اس بورڈ کی پیشانی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کا انگریزی اور فرنچ میں ترجمہ جلی الفاظ میں لکھا گیا۔ اور بائیں کونہ میں منارۃ المسیح قادیان کی نمایاں تصویر بھی لگائی گئی۔

(۲) حضرت نوح علیہ السلام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد تک تمام انبیاء کا FAMILY TREE کا نقشہ مناسب بڑے سائز کے بورڈ پر تیار کر کے لگایا گیا۔ اور یہ بتایا گیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اناجیل کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ اور اب خلفائے احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق دنیا کی اصلاح کا کام جاری ہے اور بالآخر تمام مذاہب کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کا غلبہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ مقدر ہے۔

(۳) جملہ انبیاء کے بورڈ کے ساتھ ہی ایک بڑے بورڈ پر متعلقہ ممالک کے نقشہ کے ذریعہ یہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں دو MISSING PERIODS آتے ہیں۔ پہلا ۱۳ سال سے ۲۹ سال کی عمر تک اور دوسرا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مکرم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش

مقامی تبلیغ کے لئے فنڈ کی فراہمی

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ جس کی آسمانی دعوت کسی ایک خطۂ ارض یا قوم سے مخصوص نہیں بلکہ دائمی اور عالمگیر حیثیت رکھتی ہے۔ ارشادِ ربانی " بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ " کے اوّلین مخاطب چونکہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس لئے آپؐ نے اپنی مبارک زندگی میں نہ صرف خود تمام اہلِ مذاہب کو اسلام کے زندگی بخش روحانی پیغام کی دعوت دی بلکہ تبلیغ واشاعتِ دین کے اس دائرہ کو ممکنہ حد تک وسیع کرنے کے لئے اپنے رنگ میں رنگین جاں نثار صحابہؓ کو بھی مختلف جہات میں روانہ کیا۔ اور چونکہ یہ پُرشوکت آسمانی پیغام دائمی اور عالمگیر حیثیت رکھتا تھا اس لئے اس کی تبلیغ واشاعت کے اہم ترین فریضہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔

تم اللہ کی بہترین اُمت ہو۔ تمہیں دُنیا میں قائم کئے جانے کا اوّلین مقصد بنی نوعِ انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہو اور بدی سے منع کرتے رہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں تبلیغ واشاعتِ دین کا حقیقی جوش اور دلی لگن کارفرما رہی، اسلام چہار دانگِ عالم میں انتہائی سُرعت اور برق رفتاری کے ساتھ ترقی کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں سرزمینِ عرب سے اُٹھنے والی یہ آسمانی آواز مجاہدینِ اسلام کی سرفروشانہ کوششوں کے نتیجہ میں دُنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور معلومہ دُنیا کے ہر حصہ میں اسلام کے نام لیوا پیدا ہوگئے۔

مگر ۔۔۔ افسوس کہ جوں جوں مسلمان زندگی کی آسائشوں اور تن آسانیوں کے خوگر ہوکر تبلیغ واشاعتِ دین کی دُشوار گزار راہوں سے گریز اختیار کرتے چلے گئے خدمتِ اسلام کا یہ جذبہ بھی ماند پڑتا چلا گیا۔ نتیجۃً شاہراہ غلبۂ اسلام پر مسلمانوں کی پیش قدمی ہی نہیں رُکی بلکہ سپین جیسے کئی محاذوں سے انہیں پیچھے بھی ہٹنا پڑا۔ مگر جیسا کہ ہم پہلے واضح کرچکے ہیں کہ اسلام کا رُوحانی پیغام چونکہ دائمی اور عالمگیر حیثیت رکھتا تھا اس لئے کیونکر ممکن تھا کہ زندگی کا یہ لازوال سرچشمہ زمان ومکان کی حد بندیوں میں قید ہوجاتا الٰہی نوشتوں میں بہت پہلے سے یہ خبر دی جاچکی تھی کہ انجام کار یہی لازوال مذہب تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آئے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان وعدوں کے عین مطابق موجودہ زمانہ میں تبلیغ واشاعتِ دین کی اس بابرکت آسمانی مہم کو پہلے سے کہیں زیادہ شان وشوکت کے ساتھ دوبارہ جاری کرنے کے لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کے ذریعہ ایک ایسی فعّال اور منظم رُوحانی جماعت کی بنیاد ڈالی جو تن من دھن کے ساتھ تبلیغ واشاعتِ دین کی اس بابرکت آسمانی مہم کو سر کرنے کے لئے تمام اکنافِ عالم میں سرگرمِ عمل ہے۔ چنانچہ یہ جماعتِ احمدیہ کے سرفروش مجاہدین کی عظیم الشان مالی اور جانی قربانیوں ہی کا ثمرہ ہے کہ آج اسلام کا زندگی بخش رُوحانی پیغام دُنیا کے گوشے گوشے ہی میں نہیں بلکہ دُشمنانِ دینِ متین کے محفوظ ترین قلعوں میں بھی داخل ہوچکا ہے۔ سرزمینِ اسپین میں عرصہ قریباً ساڑھے سات سو سال کے بعد "مسجد بشارت" کی تعمیر اور ساتویں براعظم آسٹریلیا میں "المسجد بیت الھدیٰ" کا سنگِ بنیاد اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آج جبکہ تمام مسلمانانِ اسلام کے روشن مستقبل اور اس کی عظمت وشوکتِ رفتہ کی بحالی کے بارہ میں قریباً بالکل ہی مایوس ہوچکے ہیں، ایک جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو یقین واعتماد کی اس ناقابلِ شکست چٹان پر قائم ہے کہ:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۱۵)

اسلام کی عظیم فتح اور اس کی تر وتازگی کی ان مبارک ساعتوں کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جن سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں ہر احمدی کو داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر جماعت کو اپنے قرب وجوار میں منصوبہ بند طریق پر تبلیغ کا ارشاد بھی فرمایا ہے۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے قادیان کے مضافات میں منصوبہ بند کامیاب تبلیغ اور اس کے خوش کن نتائج پر مشتمل سہ ماہی رپورٹ ملاحظہ فرمانے کے بعد جہاں حضور پُرنور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا وہاں مضافاتِ قادیان میں تبلیغی وتربیتی سرگرمیوں کو مزید وسعت دینے کے لئے محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ:۔

"فنڈ مہیا کریں۔ ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قدر فضل نازل فرما رہا ہے، وہ بھی لہو لگاکر شہیدوں میں داخل ہوں۔ اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم آسمانی تحریک میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ مجھے اُمید ہے کہ تمام ہندوستان سے اس غرض کے لئے بآسانی ایک لاکھ روپیہ یا زائد وصول ہوسکتا ہے۔"

قادیان چونکہ جماعتِ احمدیہ کا دائمی رُوحانی مرکز ہے، اس لئے اس کے مضافات میں تبلیغی وتربیتی سرگرمیوں کو تیز سے تیز تر کرنا صرف اہالیانِ قادیان ہی کی ذمہ داری نہیں بلکہ اکنافِ عالم میں آباد تمام مخلصینِ جماعت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس جہت سے یہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خوش قسمتی ہے کہ اُن کے محبوب امام ہمام نے اس سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے صرف ان ہی کو چُنا ہے۔ ہمیں پوری اُمید ہے کہ مخلصینِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت اپنی شاندار جماعتی روایات کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت تحریک پر بھی والہانہ لبیک کہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔

خورشید احمد انور

مصلح موعودؓ

آئیے، ہم آج اُس منصور کی باتیں کریں
مصلح موعودؓ کی، اُس نور کی باتیں کریں

وہ خدا کے فضل اور احسان کا روشن نشان
اُس وجودِ پاک اور پُرنور کی باتیں کریں

وہ کلیدِ فتح ونصرت ذاتِ حق نے بخش دی
جس سے سب دل ہوگئے مسحور کی باتیں کریں

وہ کہ حق اپنی سبھی برکات لے کر آگیا
ظلمتِ باطل ہوا جب دور کی باتیں کریں

وہ علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر جو تھا
صاحبِ فہم وذکا مشہور کی باتیں کریں

حُسن اور احسان میں جو ہے مسیحا کا نظیر
حاملِ نورِ نظر منظور کی باتیں کریں!

وہ کہ موجب رستگاری کا اسیروں کی ہوا
پاگئے خوشیاں جو تھے مہجور کی باتیں کریں

وہ کہ باغِ احمدیت جھوم کے جب کھِل گیا
بوئے گُل کی، عطر کی، کافور کی باتیں کریں

آ ظفر جس کی تجلی سے چمک اُٹھا جہان
آج کے دن اس خدا کے نور کی باتیں کریں

★ ظفر مظفر۔ یاری پورہ (کشمیر)

خطبہ جمعہ

امانت بہت اہم خلق ہے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ امین نہ ہو

یہ اس قدر اہم خلق ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے!

آپ لوگوں کو اس اہم خلق کا علمبردار بنایا گیا ہے بس اپنے امانت کے معیار کو بلند کریں

اگر آپ صحیح معنوں میں امین ہو جائیں گے تو آپ اللہ کی حفاظت میں آ جائیں گے اور وہ ہر خطرہ سے آپ کو بچائے گا!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲ / فتح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲ / دسمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل قرآنی آیت تلاوت فرمائی:-

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًاۙ"

(الاحزاب آیت : ۷۳)

اور پھر فرمایا:-

مذہب کے دو ہی بنیادی مقاصد ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرے بنی نوع انسان سے خدا کی رضا کے مطابق تعلق۔ اس دوسرے حصہ کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ادا کرنا یہ دو ہی

تمام مذاہب کے مقاصد

ہیں اور ہونے چاہئیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا آپس میں کیا رابطہ ہے۔ اور یہ کیا نسبت رکھتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کسی طرف سے بھی بات شروع کر دیں یہ ایک دوسرے پر جا کر منتج ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان کوئی ایسی لکیر نہیں کھینچی جا سکتی کہ ایک کو دوسرے سے کلیتہً جدا کر دیا جائے۔ حقوق العباد کے پہلو سے دیکھیں تو کوئی انسان باخدا بن ہی نہیں سکتا جب تک پہلے حقوق العباد ادا نہ کرے۔ گویا حقوق العباد وہ پہلی منزل ہے جس سے انسان باخدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپؐ نے حضرت خدیجہؓ سے خوف کا اظہار کیا تو حضرت خدیجہؓ نے اس بات پر کہ آپ کا تعلق لازماً خدا تعالیٰ سے ہے کسی اور سے نہیں، سب سے قوی دلیل یہ دی کہ آپؐ سب سے زیادہ حقوق العباد ادا کرنے والے ہیں۔ اور حقوق العباد میں آگے بڑھ کر حقوق ادا کرنے والے یعنی آپؐ کا مقام عدل سے بہت آگے ہے۔ آپ حقوق العباد اس طرح ادا کرتے ہیں کہ محسن بھی ہیں اور ابتاءِ ذی القربیٰ کا مقام بھی آپؐ کو حاصل ہے۔ حضرت خدیجہؓ کے یہ الفاظ تو نہیں تھے مگر جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ یہی بنتا ہے۔ گویا اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو انسان مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہو اس کا تعلق لازماً خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے۔

شیطان سے اس کا تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ اور وہ یہ حق رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے تعلق رکھے۔ اس کا

دوسرا پہلو یہ ہے

کہ آپ حقوق اللہ کی بات چھیڑ دیں تب بھی حقوق العباد پر جا کر بات منتج ہو جائے گی۔ چنانچہ قرآن کریم نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متعلق جو فرمایا دَنَا فَتَدَلّٰى تو اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے رب کے قریب ہوا۔ اور قریب ہو کر اپنے رب کو محض اپنے لئے نہیں رکھ لیا اور بنی نوع انسان سے مستغنی نہیں ہوا۔ رب کے قرب کا ایک طبعی تقاضا تھا کہ وہ بنی نوع پر رحمت کے ساتھ جھک جائے۔ اور جو کچھ اس نے پایا وہ انہیں بھی عطا کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تدلّٰی کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ جیسے درخت باثمر ہو کر جھک جاتا ہے۔ اور اس کا پھل ان لوگوں کے لئے جو پھل کے محتاج ہوں قریب آ جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سفر خدا کی طرف شروع ہوا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے منعکس ہو کر پھر بندوں سے آ ملا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ایک وحدت پائی جاتی ہے مذاہب میں۔ یہ ایک توحید کا منظر ہے کہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد

بالآخر ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص حقوق العباد صحیح معنوں میں ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر نہ پڑے۔ ایسے بندوں کو خدا چن لیتا ہے جو واقعتہً اس کے بندوں کا حق ادا کرتے ہیں۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہ کرے۔ لہٰذا ایسی مذہبی جماعتیں جن میں حقوق العباد کی کمی نظر آئے، وہ ان اخلاق سے عاری ہوں جو انسان کو انسان کے لئے نرم کر دیتے ہیں۔ اور اس کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ احسان کا تقاضا کرتے ہیں۔ ایسا انسان اگر یہ کہے یا یہ سمجھے کہ میں بہت ہی عبادت کرنے والا ہوں، بہت ہی روزے رکھنے والا ہوں تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسے غلطی خوردہ کی غلطی کو ہمیشہ کے لئے یہ فرما کر دور کر دیا کہ مومن وہ نہیں ہے جو صرف عبادت کرے اور روزے رکھے بلکہ مومن

"تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے!"
(ملفوظات جلد پنجم)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۱۰۔ ۲ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

وہ جس کے شر سے انسان، اُن کا خون اور اُن کے اموال بھی محفوظ ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ حقوق العباد کے سوا حقوق اللہ ادا نہیں ہو سکتے۔ اور حقوق اللہ ادا کرنے والے انسان کبھی بھی حقوق العباد سے غافل نہیں ہو سکتے۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو وقتاً فوقتاً تذکیر کی ضرورت ہے۔ یاد کروانے کی ضرورت ہے کہ ہمارا کیا مقام ہے۔ ہم کن بلند مقام پہ فائز کئے گئے ہیں اور کیا ہم اس کے تقاضوں کو ہر پہلو سے پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے یہ سوچا ہے کہ اب ایک ایک خلق سے متعلق مختلف اوقات میں جب بھی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے مخاطب ہو کر جماعت کو نصیحت کروں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا خُلق جس کی طرف میری توجہ مبذول ہوئی وہ امانت ہے۔

امانت دراصل وہ خلق ہے جو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے، مذہب کا آغاز ہی امانت سے ہوتا ہے۔

مذہب کا دوسرا نام امانت ہے

چنانچہ جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا

کہ ہم نے امانت یعنی شریعت کو آسمانی وجود جو نظر آ رہے تھے (یہاں امانت سے مراد کامل شریعت ہے یعنی دین کامل) وہ مذہبی دنیا سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کے سامنے بھی پیش کیا، زمین کے سامنے بھی پیش کیا، آسمان کے سامنے بھی پیش کیا، پہاڑوں کے سامنے بھی پیش کیا۔ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وہ اس کامل امانت کا حق ادا کرنے سے ڈر گئے۔ وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ چنانچہ انسان کامل آگے آیا یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور اس نے اس امانت کا بوجھ اُٹھا لیا۔ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا یہ اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا اور اس بات سے بے پرواہ ہے کہ اس امانت کے بوجھ کے نتیجہ میں اس پر کتنے مظالم ہونے والے ہیں۔ کیسے کیسے دکھوں کا اُسے سامنا ہوگا۔

چنانچہ آغاز وحی پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ کہا گیا کہ آپ کی قوم آپ کو اپنے وطن سے نکال دے گی تو بڑی معصومیت سے پوچھا کہ مجھے؟ مجھے کیوں نکال دے گی؟ یعنی مطلب یہ تھا کہ میں تو قوم کے اخلاق کا علمبردار ہوں۔ میں تو اُن میں سب سے زیادہ عادل، سب سے زیادہ محسن،

سب سے زیادہ امین

ہوں تو مجھے کس وجہ سے نکال دے گی۔ تو جَهُوْلًا سے مراد یہ بھی کہ اس امانت کے بوجھ کے جو تقاضے ہیں اور غیروں کی طرف سے جو کثرت ظلم ہونے والے ہیں۔ اُن سے غافل تھا۔ "ظَلُوْمًا" اپنے نفس کے لئے ہے۔ یعنی یہ غیروں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے۔ اور اپنے آپ پر بہت ہی زیادہ سختی کرتا ہے۔ طاقت سے بڑھ کر حد سے زیادہ بوجھ اُٹھانے کی تمنّا رکھتا ہے۔ اس کا ظلم غیروں پر نہیں بلکہ یہ وجود وہ ہے جس پر غیر ظلم کریں گے۔ اور اس کے باوجود اس سے غافل ہے۔ پس ایک معنی تو یہ ہوئے۔ اور ایک اور معنی یہ ہے کہ علم کے باوجود اس بات سے بے پرواہ ہے۔ کیونکہ "جَهُوْلًا" عرب اُس بہادر کے لئے استعمال کیا کرتے تھے جو موت کے خطرات سے خوب واقف ہو۔ اور اس کے باوجود اس میں چھلانگ دے۔ اور اس بات سے مستغنی ہو کہ اس پر کیا گزرے گی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے متعلق یہ دونوں معنے صادق آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آغاز نبوت میں یہ کیفیت تھی کہ آپ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی شخص نیکی کے بدلہ میں بدی کر سکتا ہے۔ لیکن جب معلوم ہو اکہ یہ سب کچھ ہونا ہے اور جتنا کہا گیا تھا اس سے بہت بڑھ کر آپ پر مظالم ہوئے تو اس وقت جَهُوْلًا کا یہ معنی تھا کہ آپ ان خطرات کو خوب جان گئے تھے۔ تب بھی ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے۔

بڑی جرأت اور مردانگی

سے ان سارے مظالم کو برداشت کیا جو غیروں نے آپ پر کئے۔ اور اس کے باوجود امانت میں کوئی فرق نہ آیا۔ یہ امانت کیا ہے؟ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ اس کا ایک معنی جو عرف عام میں بھی مشہور ہیں اور مختلف مفسرین نے بھی لکھے ہیں۔ وہ ہے "شریعت" اور شریعت اُسی کو عطا ہوتی ہے جو امین ہو۔ امانت کے بنیادی معنی اطمینان اور بے خوفی کے ہیں۔ وہ شخص جو ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اس سے دنیا بے خوف ہو جائے اُسے امین کہتے ہیں۔ اور جو ایسے اخلاق کو پا جائے کہ اس کے نتیجہ میں اُسے کوئی خوف نہ رہے وہ بھی امانت دار ہوتا ہے۔ یعنی خوف کی حالت سے بے خوفی کی حالت تک پہنچ جانا یہ بھی امین کے معنوں میں داخل ہے، اور دوسروں کو بے خوف کر دینا یہ بھی اس کے معنوں میں شامل ہے۔ یعنی اگر انسان امانت کا حق ادا کرتا ہے تو اسے

کوئی خطرہ اور خوف نہیں

ہے۔ اور جو امانت کا حق ادا کرنے والا ہو اُس سے غیر کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔ امین کا لفظ انسانوں کے لئے تو آتا ہے اللہ کے لئے نہیں آتا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور امانت میں عدم ملکیت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ امانت ایسی چیز کو کہتے ہیں جس کی ملکیت کسی غیر کی ہو۔ اس نے صرف اس کا حق ادا کرنا ہے۔ وہ غیر کے تابع مرضی ہو جائے اور اس کی امانت میں خود دخل اندازی کوئی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ مالک ہے اس لئے ہمارے قرآن کریم میں اللہ کے لئے کہیں بھی امین کا لفظ نہیں آیا۔ ہاں مومن کا لفظ آتا ہے جو خدا کی نسبت بہت ہی وسیع معنی رکھتا ہے۔

بہرحال جہاں تک آنحضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تعلق ہے جب ہم امانت کے پہلو پر غور کرتے ہیں تو ایک معنی یہ بنیں گے کہ وہ شریعت کا امین بنایا گیا۔ الہام الٰہی کا امین بنایا گیا۔ اور وہ ایسا کامل امین تھا کہ اس نے ایک ذرہ بھی، سرمو بھی اس امانت میں فرق نہیں کیا۔ ہر قسم کی بیرونی مخالفتوں اور ہر قسم کی اندرونی خواہشات کے باوجود اُس نے امانت میں کوئی فرق نہیں آنے دیا۔ اندرونی خواہشات کے لحاظ سے وہ ظلوم تھا۔ اپنے نفس کی ہر تمنّا کو خدا تعالیٰ کی خاطر کچلنے والا تھا۔ بیرونی خطرات کے لحاظ سے وہ جہول تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت اُسے ڈرا کر یا خوف دلا کر امانت کے حق سے باز نہیں رکھ سکتی تھی۔

ایک اور معنی جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے اور اس سے پہلے کسی مفسّر کی نگاہ اس پر نہیں پڑی وہ یہ ہیں کہ

امانت سے مُراد

وہ تمام طاقتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہیں، ذہنی طاقتیں، جسمانی طاقتیں، قلبی طاقتیں، روحانی طاقتیں جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو ودیعت فرمایا ہے وہ خود اُس کا مالک نہیں بلکہ وہ سب کچھ اُسے خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور امانت دیا گیا۔ اور امین وہ ہوگا جو ہر اُس چیز کو جو کسی نے اُس کے سپرد کی ہے اس کے تابع مرضی استعمال کرے۔ اور خرچ کرے۔ جہاں جہاں اُسے دخل دینے کی اجازت دی گئی ہے وہاں وہاں دخل دے۔ جہاں دخل کی اجازت نہیں وہ نہ دے۔ غرضیکہ ایک ذرہ بھی اس مالک کی مرضی کے خلاف تصرف نہ کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان معنوں میں کامل امین جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے۔ آپ نے اپنی ان تمام طاقتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ودیعت فرمائی تھیں بلا استثناء خدا کی تابع مرضی کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی گواہی خود دوسرے لفظوں میں دی کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الانعام آیت ۱۶۳)

اے محمدؐ! تُو نے امانت کا ایسا حق ادا کر دیا ہے کہ تیری عبادت، تیری ساری قربانیاں، تیرا تو مرنا جینا بھی کلیتہً اپنے رب کے لئے ہو گیا ہے۔ اس میں غیر اللہ کا کوئی دخل باقی نہیں رہا۔ تو ہمارا آقاؐ اتنا بڑا امین ہے، ہمارا آقاؐ اتنا بڑا سردار ہے جس کی متابعت کا ہم دم بھرتے ہیں۔ اگر ہم باوجود کوشش کے اس اعلیٰ مقام امانت پر فائز نہیں ہو سکتے تو یہ تو کوئی بات نہیں جس پر خدا پکڑے کیونکہ ہر انسان کی صلاحیتیں مختلف ہیں۔ جو صلاحیتیں اور قابلیتیں اُس نے ودیعت کی ہیں

وہ الگ الگ ہیں۔ کوئی انسان کمزور پیدا ہوتا ہے تو کوئی طاقتور۔ کوئی بیمار اور کوئی صحت مند۔ کسی کی بعض قابلیتیں نمایاں ہوتی ہیں کسی کی بعض اور قابلیتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ تو درست ہے کہ انتہائی کوشش کے بعد بھی کوئی شخص دنیا میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بن سکتا۔ لیکن یہ بھی درست نہیں کہ حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حرکت نہیں کر سکتا۔ آپ ایک مستقل حرکت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر سکتے ہیں اور

بحیثیت امین ہمارا سب سے پہلا کام

یہ ہے کہ ہم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے قریب تر ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جی ہم [illegible] کہ مرنے کے بعد ہم حضور رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائیں۔ بڑی اچھی خواہش ہے لیکن بسا اوقات انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ جنہوں نے اس دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ نہیں پائی وہ وہاں کیسے پا جائیں گے۔ یہ دنیا دار العمل ہے۔ اگر آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہونا ہے تو اب وقت ہے۔ قریب ہو جائیے۔ مرنے کے بعد قربت کا وقت ختم ہو جاتا ہے پھر آپ اسی مقام سے اٹھائے جائیں گے اور وہیں کھڑے کئے جائیں گے جو قربت کا مقام آپ نے دنیا میں حاصل کر لیا تھا۔

امانت کے لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اس پہلو سے بہت ہی تکلیف دہ مناظر نظر آتے ہیں۔ جو شخص بندوں کا امین نہ ہو وہ خدا کا امین کیسے ہو سکتا ہے۔ [illegible] میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور جماعت کو لازماً ان ساری کمزوریوں کو دور کرنا ہوگا۔ امانت کے وسیع تر مضمون میں داخل ہونا تو بہت بڑی بات ہے، میں اس وقت اتر کر معمولی عرفِ عام کے مضمون میں پہنچ گیا ہوں۔ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ چھوٹی چھوٹی امانتوں میں بھی خیانت کی جا رہی ہے۔

امانت سے مراد

نہ صرف روپے پیسے جو دیئے جاتے ہیں وہ ہیں بلکہ ہر انسان کی عزت بھی دوسرے کے پاس امانت ہے۔ ہر انسان کے حقوق دوسرے کے پاس امانت ہیں۔ اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو راعی بنا دیا ہے۔ اگر آپ ان معنوں میں لفظ "امانت" پر غور کریں کہ حقوق العباد میں امانت کیا شکلیں اختیار کرتی ہے تو تمام حقوقِ انسانی سے امانت کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:-

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ۝

(المؤمنون آیت ۹)

وہ اپنی امانات اور عہدوں پر راعی ہو جاتے ہیں۔ راعی کے کیا معنی ہیں؟ اس کی تفصیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:-

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ [1]

کہ تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا یعنی امانت کی جو تفصیل پہلے بیان کی گئی ہے وہ اس حدیث سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔

امانت اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو اپنی نہ ہو کسی غیر کی ہو۔ اور رعیت اسے کہتے ہیں کہ امانت کے حقوق اس طرح ادا کئے جائیں کہ جو مالک ہے اسے اعتراض نہ ہو سکے۔ اس کی عین مرضی کے مطابق امانت خرچ کی جائے۔ تو فرمایا کہ تم مالک نہیں ہو، اس دنیا میں تم امین ہو۔ اور ایسے امین ہو کہ جسے پوچھنے والا زندہ موجود ہے۔ اور جس کا پوچھنے والا صاحبِ اقتدار ہے۔ ورنہ دنیا میں انسان بعض دفعہ کسی اور کا امین ہو جاتا ہے۔ فرض تو اس کا ہے کہ امانت کا حق ادا کرے لیکن امانت دینے والا مر جاتا ہے۔ یا اس سے کمزور ہوتا ہے۔ اس کا کچھ بس نہیں ہوتا۔ اگر کوئی خیانت بھی کرے تو وہ زبردستی اپنے حقوق نہیں لے سکتا۔ اس فرق کو ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم کس کے امین ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی یہ تفصیل فرمائی کہ "رَاعُوْن" میں جو خدا تعالیٰ نے اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ تم اپنی امانتوں کے راعی ہو۔ اور ایسے راعی ہو جو مسئول ہو۔ تم سے لازماً یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے یہ امانتیں کس طرح ادا کیں۔

جب ہم امانت کے مضمون کو

عام لین دین کے معاملات

میں دیکھیں تو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ ابھی جماعت مفہوم میں بھی ابھی بہت اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔ قضا میں جتنے جھگڑے آتے ہیں وہ سارے امانت ہی کی سے تعلق رکھنے والے جھگڑے ہیں۔ کسی نے کسی سے شراکت کی اور شراکت کے دوران امانت کا حق ادا نہ کیا۔ کسی نے کسی کے سپرد کوئی جائداد یا کوئی کام کیا۔ تو اس نے وہاں امانت کا حق ادا نہ کیا۔ کسی نے بیوی کی امانت کا حق ادا نہ کیا تو کسی بیوی نے خاوند کی امانت کا حق ادا نہ کیا۔ غرضیکہ سارے [illegible] کا خلاصہ یہ ہے کہ جتنے جھگڑے وہاں پہنچتے ہیں ان میں سے ایک نہ ایک فریق لازماً امانت کے معیار سے گرا ہوا ہے۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ دونوں فریق گرے ہوتے ہیں۔ مقدموں میں یہ ضروری نہیں ہوا کرتا کہ سارا قصور ایک ہی فریق کا ہو۔ لیکن جب کوئی مقدمہ قضا میں پہنچتا ہے تو یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ امانت کا معیار گرا ہوا ہے۔ اور جتنے زیادہ مقدمے قضا میں پہنچیں گے اتنی ہی زیادہ الارم کی گھنٹیاں بجیں گی۔ اور اتنا ہی زیادہ خوف پیدا ہوگا۔

پس وہ جماعت جسے تمام دنیا کے لئے امین بنایا گیا ہے اگر وہ اپنے لئے ہی امین نہ ہو تو وہ کس طرح اس حق کو ادا کرے گی۔ آپ امین ہیں صرف اموال میں نہیں، صرف دنیاوی حقوق میں نہیں بلکہ آپ شریعت کے بھی امین ہیں۔ آپ ساری دنیا کے حقوق کے امین ہیں۔ جماعتِ احمدیہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نمائندگی کا حق ادا کرنے کی اتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس کے خوف سے تو انسان کو لرزتے رہنا چاہیئے۔ ہرگز بے فکری اور بے خوفی کا مقام نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امانت کے معاملہ میں جتنا زیادہ خوف رکھیں گے جتنا زیادہ خدا سے ڈریں گے، اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے خوفی عطا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا نام اگرچہ امین نہیں۔ مگر مؤمن ہے۔ مؤمن کے کیا معنی؟ مؤمن کے معنی یہ ہیں کہ جس سے کسی دوسرے انسان کو کوئی خوف لاحق نہ ہو۔ ایک پہلو سے اللہ مؤمن ہے اور ایک پہلو سے انسان مومن ہے اور ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

انسان مومن تب بنتا ہے

جب وہ اللہ تعالیٰ کو اس بارے میں مطمئن کر دے کہ خدا تعالیٰ کو اس سے بغاوت کا احتمال نہ رہے، عصیان اور نافرمانی کا احتمال نہ رہے۔ یعنی بحیثیت انسان مومن وہ کہلائے گا جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ اور جس سے خدا تعالیٰ کو یہ امن حاصل ہو جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں کوئی رخنہ پیدا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی امانت نہیں کھائے گا۔ بلکہ اس کی امانت کو جس طرح اس نے پسند فرمایا ہے اسی طرح ادا کرے گا۔ کوئی مؤمن ہو ہی نہیں سکتا جب تک امین نہ ہو۔ پس ان معنوں میں انسان مومن ہے۔ اور انسان جتنا مومن ہوتا ہے اتنا ہی اس کے لئے اللہ مومن ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کا خوف کھا کر اس کو مطمئن کرتا ہے اسی حد تک اللہ تعالیٰ اس کے خوف دور کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ان چیزوں میں وہ ضامن ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف رنگ میں اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ جو مومن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو جاتا ہے، اس کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اس کی ذمہ داریاں قبول فرما لیتا ہے۔ پس اللہ مؤمن ہے ان معنوں میں کہ جس حد تک انسان خدا پر ایمان لائے یا خدا کو اپنی ذات سے ان سارے معاملات میں امن دے تو اللہ تعالیٰ اس کا کفیل ہو جائے گا۔ اور اس کا نگران ہو جائے گا۔ اور اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اور اسے بے خوف کر دے گا۔ اور جس حد تک وہ خدا کو امن نہیں دیتا اسی حد تک وہ امن کے مقام سے نکل کر خوف کے مقام میں داخل ہو جاتا ہے۔ جتنے قدم وہ

خدا کی رضا سے باہر

رکھے گا، اتنے ہی قدم وہ خطرات سے باہر رکھ رہا ہوگا۔

---

[1] بخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا ص ۷۸۳ / ۲

پس امانت ایک بہت ہی اہم خلق ہے۔ اور امانت یعنی خدا کی امانت ادا نہیں ہو سکتی جب تک انسان، انسان کے لئے امین نہ ہو۔ پہلے انسان بننا پڑے گا، پھر انسان کامل کی باری آتی ہے۔ اور پھر اللہ سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جو فرمایا ہے

فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ ۝ (سورۃ صٓ آیت ۷۳)

اس میں وہی مضمون ہے کہ پہلے تم ٹھیک ٹھاک تو ہو، پھر نفخ روح کا سوال ہوگا جب میں تمہیں ٹھیک کر لوں گا۔ جب تمہارے اخلاق درست کر لوں گا تب یہ سوال پیدا ہوگا کہ میں تم پر الہام کروں۔ تم پر وحی کروں۔ اور تمہارا مجھ سے تعلق پیدا ہو۔ اگر تمہارے اخلاق بگڑے ہوئے ہوں، تم انسان ہی نہ کہلا سکتے ہو اور یہ خواہش اور تمنا رکھو کہ اللہ تعالیٰ الہام کرے اور وحی فرمائے، سچی خوابیں دکھائے اور خدا تعالیٰ نصرت فرمائے تو یہ ساری خیالی باتیں ہیں۔

پس حقیقت یہ ہے کہ حق امانت

بہت ہی اہم خُلق

ہے۔ حق امانت کی کتنی اہم ذمہ داری ہے اور امین ہونا کتنا بڑا خُلق ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ اور جتنا کوئی خائن ہوتا چلا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ٹوٹتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انبیاء کو منع فرما دیتا ہے کہ مجھ سے خائنوں کے بارے میں کوئی سفارش کریں۔ قرآن کریم انبیاء کو کھلا کھلا تاکید فرماتا ہے کہ خائنوں کے بارے میں کوئی جھگڑا، کوئی بحث نہیں کرنی۔ گویا خیانت، شفاعت سے محرومی ہے۔ اس لئے جو ہماری کمزوریاں ہیں خواہ غفلت کی وجہ سے، خطاؤں کی وجہ سے یا عمداً گناہ ہو، ایک جو تمنا ہوتی ہے کہ قیامت کے دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شفاعت فرمائیں گے، تو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کی شفاعت سے خدا روک دے گا جو خائن ہوں۔

پس جو شخص دنیا میں لین دین کے معاملات میں امانت کا حق ادا نہیں کرسکتا اس کا یہ تصور ہی غلط ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی امانتوں کے حق ادا کر رہا ہے۔ وہ عبادت کر رہا ہے۔ وہ روزے رکھ رہا ہے۔ یہ ساری بعد کی باتیں ہیں۔ جب تک وہ اندرونی طور پر ٹھیک ٹھاک نہیں ہو جاتا، جب تک اس کا نفس برابر نہیں ہو جاتا، اس وقت تک خدا تعالیٰ سے تعلق کا سوال ہی کوئی نہیں۔ سب سے زیادہ جھگڑے لین دین کے ہیں۔ یعنی پیسے کے معاملے میں انسان اتنا کمزور ہے۔ اتنا حریص اور توکل سے عاری ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں جب تک

خدا تعالیٰ کے توکل پر

توڑ کر پیسے نہ لوں اُس وقت تک میرا گزارہ مشکل ہے۔ اس وقت تک میرا کوئی کفیل نہیں ہو سکتا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں انسان کو بھول کر بے انتہا ناشکری کرتا ہوا انسان خیانت کر جاتا ہے۔ میرے سامنے ایسے معاملات آتے رہتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی پر احسان کیا۔ اُسے ایسے وقت میں اپنا مکان دیا جب اُسے سر چھپانے کی جگہ نہیں تھی۔ اور بعض صورتوں میں کرایہ بھی وصول نہیں کیا۔ اور جب اُس نے آکر کہا کہ اب مجھے ضرورت ہے مکان دے دو تو کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم کہاں جائیں۔ ہم اپنا سر کہاں چھپائیں۔ اب یہ جو امانت میں خیانت ہے اس میں ایک اور بھی عنصر داخل ہو جاتا ہے۔ یعنی بے شرمی، بے حیائی اور ناشکرے پن کا۔ تو انسان تو ناشکرا اور بے حیا ہو کر بھی خیانت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جب آپ کسی سے قرض لیتے ہیں تو یہ صرف امانت نہیں بلکہ اس میں احسان بھی شامل ہوتا ہے۔

امانت اور قرض میں ایک فرق

ہے۔ ویسے تو قرآن کریم نے قرض کو بھی امانت کے تابع بیان فرمایا ہے۔ لیکن عام امانت اور قرض میں ایک فرق یہ ہے کہ آپ امانت استعمال نہیں کر سکتے جب تک کہ امانت رکھنے والا استعمال کی اجازت نہ دے۔ اور جب وہ اجازت دے دے تو اسی کا نام قرض ہو جاتا ہے۔ ایک اور فرق یہ ہے کہ امانت مانگ کر نہیں لی جاتی اور قرض آپ مانگ کر لے سکتے ہیں۔ امانت ضائع ہو جائے تو آپ اس کی ادائیگی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ قرض ضائع ہو تو چونکہ آپ نے اس سے استفادہ کیا تھا اور آپ نے مانگ کر لیا تھا اس لئے آپ کو لازماً ادا کرنا پڑے گا۔ یہ سوال نہیں کہ جی نقصان ہو گیا میں نہیں دے سکتا۔ پس یہ جو دو بنیادی فرق ہیں، اسے ملحوظ رکھیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب عہدے مانگنے سے متعلق منع فرمایا کہ کسی عہدہ کی خواہش نہیں کرنی تو اس لئے کہ وہ قرض نہیں امانت ہے۔ جتنی ذمہ داریاں ہیں وہ ساری امانتیں ہیں۔ چنانچہ جب بعض لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمیں فلاں جگہ کی ولایت دے دیں یا فلاں جگہ کی عمارت دیدیں تو آپ نے فرمایا کہ بالکل نہیں، یہ وہ امانت ہے جو مانگی نہیں جائے گی۔ یہ میرا کام ہے۔ اور میرے سپرد ہے کہ میں جسے تم میں سے بہتر سمجھوں اس کے سپرد کروں۔ تمہارا یہ کام ہی نہیں کہ امانت مانگو۔ فرمایا کہ جو شخص امانت نہیں مانگتا بلکہ اس کے سپرد کی جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کا متوکل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔ اور جو شخص خواہش کر کے لیتا ہے تو وہ امانت اس کے لئے بوجھ بنا دی جاتی ہے۔ وہ اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکتا۔

پس امانت اور قرض کے فرق کو ملحوظ رکھیں۔ امانت میں آپ کو کسی شخص نے از خود دیا ہے۔ دنیا کے لین دین میں جب ہم قرض سے فرق کرنے کے لئے امانت کی بات کرتے ہیں تو مطلب یہ بنے گا کہ آپ نے کوئی خواہش نہیں کی بلکہ ایک شخص کو ضرورت تھی، اس نے آپ کے پاس اپنا روپیہ رکھوا دیا۔ ایسی صورت میں آپ کا کچھ احسان اس پر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے ذمہ داری قبول کر لی۔ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے گا۔ لیکن جب آپ قرض لیتے ہیں تو آپ امین بھی ہیں اور زیر احسان بھی آجاتے ہیں۔ پس جو قرض لیتا اور ٹال مٹول کرتا ہے کہ میں نہیں دے سکتا، نقصان ہو گیا، یا فلاں بات ہو گئی، وہ تو احسان فراموش بھی ہے۔ بہت سے جھگڑے اور ایسی شکایتیں ملتی رہتی ہیں کہ فلاں شخص نے قرض لیا تھا۔ اور اُسے ادا نہیں کیا۔ یا بعض اوقات نہایت تکلیف دہ صورت میں ادا کرتے ہیں کہ آج روپیہ کی قیمت اور ہے قرض ادا کرتے بعض سال لگا دیتے جبکہ اصل سے اس کی کوئی نسبت ہی نہیں رہتی۔ جب واپس ہو رہا ہوتا ہے تو عملاً اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔

پس قرض کو وقت پر وعدہ کے مطابق ادا کرنا یہ

امانت سے بھی زیادہ ضروری

ہے۔ کیونکہ اس میں انسان احسان کے نیچے آیا ہوا ہوتا ہے۔ وہ دو قسم کا مجرم بن جاتا ہے۔ احسان کش بھی محسن کش بھی اور خائن بھی بن جاتا ہے۔ اس پہلو سے جماعت کو بہت اونچے معیار کی ضرورت ہے۔ میں تو بعض دفعہ شرم سے کٹ جاتا ہوں جب بعض غیر احمدی یہ لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی نے ہم سے یہ قرض لیا تھا، جب اُسے ضرورت تھی اُسے ہم نے ادا کیا، اب ہمیں ضرورت ہے تو وہ واپس نہیں کر رہا۔ بعض لوگ جھوٹی شکایتیں بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن بعض شکایتوں کی میں نے تحقیق کروائی اور ثابت ہوا کہ بات بالکل درست ہے۔ تو یہ بہت ہی بڑا جرم ہے۔ بلکہ ایک تیسرا جرم شامل ہو گیا۔ یعنی جب آپ نے غیروں سے بد معاملگی کی تو آپ نے تبلیغ اور جماعت کی نیک نامی میں روک بن گئے۔

پس امانت کے معیار کو بلند کیجیے۔ اور یہ دیکھئے کہ غلام کس کے ہیں۔ آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام ہیں۔ جو سب امینوں سے بڑھ کر امین تھے۔ جنہوں نے امانت کے مقام کو انتہا تک پہنچا دیا۔ ان کی غلامی کے دعوے دار ہو کر یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔ کہ چھوٹی چھوٹی امانتوں میں بھی آپ خیانت کر جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ آپ کو سناتا ہوں۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں لیکن ایک واقعہ سناتا ہوں۔ اس سے آپ اندازہ کریں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کیوں چنا تھا۔ اس لئے کہ آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے قدم بقدم چلنے والے تھے۔ آپ نے ہر خُلق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سیکھا تھا۔ اور پھر اس کے تمام باریک تقاضوں کو پورا کیا۔

FOR BEAUTIFUL
AND DURABLE
RINGS OF

MADE OF PURE
GOLD AND SILVER
(AND)
ALL TIPES OF
ORNAMENTS,
IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

ایک دفعہ آپؑ سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ میاں محمد عبد اللہ سنوری صاحب ساتھ تھے۔ بیروں کا موسم تھا ایک بیری سے سرخ رنگ کا ایک بیر سڑک پر گرا ہوا تھا۔ میاں عبد اللہ صاحب نے اٹھا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کس کی بیری ہے؟ انہوں نے کہا پتہ نہیں کس کی ہے۔ پھر فرمایا آپ نے اس سے پوچھا کہ میں تمہارا یہ بیر لے سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا یہ سڑک پہ پڑا ہوا تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ پھر وہیں رکھ دو۔ تو جس کا امام اتنا عظیم الشان ہو کہ

دُنیا ایک مسجد بن جائے اسلام کا عزم کامل ہو جائے اور ہر بات میں ہر قدم پر انتہائی باریکی سے غلامی کا حق ادا کر رہا ہو اس کی طرف منسوب ہونے کے بعد آپ اندازہ کریں کہ آپ سے دُنیا کی طرف سے امانت کے کتنے بلند تقاضے ہوں گے۔ اگر آپ نے اس امانت کا حق ادا نہ کیا تو دُنیا سے یہ خلق ختم ہو جائے گا۔ آپ ہی اس کے علمبردار ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو مرد، عورت اور بچے کو امانت کے نہایت اعلیٰ مقام پر قدم رکھنا چاہیئے اگر آپ امین ہو جائیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا آپ کے لئے مومن ہو جائے گا آپ اس مومن کی شان دیکھیں گے وہ ہر خطرہ سے آپ کو بچائے گا۔ آپ اس کی حفاظت میں آ جائیں گے، وہ ہر اس شان کے ساتھ آپ پر ظاہر ہو گا جس طرح اس سے پہلے وہ امینوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امانت کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منقول از الفضل ۲۹ر جنوری ۱۹۸۴ء)

---

(۱) نجوم اعظم حصہ دوم صلا۳۳)

دُعائے مغفرت

عزیز اکرام محمد صاحب آف راٹھ (یوپی) اطلاع دیتے ہیں کہ انکی نانی اماں محترمہ فیاضی بیگم صاحبہ مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۸۴ء کو بعمر اسّی سال انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبد اللطیف، ملک ہیڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ایک سوال اور اس کا جواب

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

سوال:۔ یتیم پوتے کے ترکہ کے بارے میں اسلام کا موقف کیا ہے۔ اور کیا فقہ احمدیہ میں اسی صحیح موقف کو اختیار کیا گیا ہے؟

جواب:۔ قادیان دار الامان میں غالباً ۱۹۴۲ء کی بات ہے حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے مجلس عرفان میں جو مسجد مبارک میں منعقد ہوتی تھی ایک بار یہ ارشاد فرمایا کہ

"یتیم پوتے کے ورثہ کے بارے میں تحقیق ہونی چاہیئے"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے ایک مضمون ترتیب دیا جس میں دونوں موقف کہ "یتیم پوتا چچا کی موجودگی میں وارث ہوتا ہے یا وارث نہیں ہوتا" کے الگ الگ دلائل بیان کئے۔ جب یہ مضمون مرتب کر کے خاکسار نے حضور کی خدمت میں بھجوایا تو حضور نے اشاعت کی غرض سے اسے الفضل میں بھجوا دیا۔

غالباً یہ غرض تھی کہ جماعت کے اور دوست بھی اس کے حق میں یا خلاف لکھنا چاہیں تو لکھیں۔ جہاں تک خاکسار کو یاد ہے محترم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری نے اس رائے کے حق میں لکھا تھا کہ پوتا چچا کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا اور محروم الارث ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کے مضامین بھی الفضل میں شائع شدہ ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا موقف یہ تھا کہ یتیم پوتا وارث ہے اور اس کے محروم ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس سلسلہ میں ایک بار یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر سابقہ فرقوں کے علماء میں سے کسی کا یہ موقف مل جائے کہ یتیم پوتا چچوں کی موجودگی میں وارث ہو سکتا ہے تو پھر میں اس کے وارث ہونے کا فیصلہ دے دونگا۔ لیکن تلاش بسیار کے باوجود اسلام کے فرقوں کے کسی عالم کا قول ایسا نہ مل سکا۔

اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بھی موجود ہے۔ جو یہ ہے۔

"**سوال:۔** عرب صاحب نے سوال کیا کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا کہ شریعت اسلام میں پوتے کے واسطے کوئی حصہ وصیت میں نہیں ہے۔ ایک شخص کا پوتا اگر یتیم ہے تو جب یہ شخص مرتا ہے تو اس کے دوسرے بیٹے حصہ لیتے ہیں اور اگرچہ وہ یتیم بھی اس کے بیٹے کی اولاد ہے مگر وہ محروم رہتا ہے؟

جواب:۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ "دادے کو اختیار ہے کہ وصیت کے وقت اپنے پوتے کو کچھ دے۔ بلکہ جو چاہے دیدے۔ اور باپ کے بعد وارث بیٹے قرار دئیے گئے ہیں کہ تا ترتیب بھی قائم رہے۔ اور اگر اس طرح نہ رکھا جاتا تو پھر ترتیب ہرگز قائم نہ رہتی کیونکہ پھر لازم آتا ہے کہ پوتے کا بیٹا بھی وارث ہو جاوے اور پھر آگے اس کی اولاد ہو تو وہ وارث ہو۔ اس صورت میں دادے کا کیا گناہ ہے۔ یہ خدا کا قانون ہے اور اس سے حرج نہیں ہوا کرتا۔ ورنہ اس طرح تو ہم سب آدمؑ کی اولاد ہیں اور جس قدر سلاطین ہیں وہ بھی آدمؑ کی اولاد ہیں تو ہم کو چاہیئے کہ سب کی سلطنتوں سے حصہ بٹا لیکر دستبردار کریں۔ چونکہ بیٹے کی نسبت سے آگے پوتے میں جا کر کمزوری ہو جاتی ہے اور آخر ایک حد پر آ کر تو برائے نام رہ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ اس طرح کمزوری نسل میں اور ناطہ میں ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ قانون رکھا ہے۔ ہاں ایسے سلوک اور رحم کی خاطر خدا تعالیٰ نے ایک اور قانون رکھا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے:۔

وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْہُ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ (نساء: ۹)

(یعنی جب ایسی تقسیم کے وقت بعض خویش و اقارب موجود ہوں اور یتیم اور مساکین تو ان کو کچھ دیا کرو) تو وہ پوتا جس کا باپ مر گیا ہے وہ یتیم ہونے کے لحاظ سے زیادہ مستحق اس رحم کا ہے۔ اور یتیم میں اور لوگ بھی شامل ہیں جن کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔ خدا تعالیٰ نے کسی کا حق ضائع نہیں کیا۔ مگر جیسے جیسے رشتہ میں کمزوری بڑھتی جاتی ہے حق کم ہوتا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۹۷۔ ۲۹۸)

قیام پاکستان کے بعد حکومت پاکستان نے فیملی لاز کمیشن قائم کیا تھا اس کمیشن نے جو سوالنامہ مرتب کیا اس میں پوتے کی وراثت کا سوال بھی تھا اور یہ سوالنامہ جماعت کو بھی بھجوایا گیا تھا۔ جماعت نے حضورؓ کے ارشاد پر ایک کمیٹی مقرر کی۔ اس کمیٹی نے اس بارہ میں جو سوال اور اس کا جواب مرتب کیا اور جسے حضور کی توثیق بھی حاصل تھی، اسکی عبارت یہ تھی:۔

سوال:۔ کیا قرآن مجید میں کوئی نص صریح موجود ہے یا کسی صحیح حدیث میں یہ تصریح ملتی ہے کہ یتیم پوتے پوتی یا نواسے نواسی کو بہر حال محروم الارث کر دیا جائے؟

جواب:۔ کوئی نص صریح یتیم پوتے وغیرہ کی توریث یا عدم توریث کی موجود نہیں لیکن معروف تعامل ہمیشہ یہی رہا ہے۔ تمام فقہاء اس پر متفق ہیں۔ اگر قرآن مجید کے حکم وصیت پر عمل کیا جائے تو کوئی یتیم پوتا پوتی وغیرہ محروم الارث نہیں رہ سکتا۔ اور اگر دادا کسی اتفاقی حادثہ کی وجہ سے وصیت نہ کر سکے تو قاضی ترکہ کا ایک ثلث ایسے یتامیٰ کو دلا سکتا ہے بشرطیکہ دیگر ورثاء کو نقصان نہ پہنچے۔ بعض سابقہ علماء نے بھی آیت

کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا نِ الْوَصِیَّۃُ

الآیۃ کی رو سے غیر از نصاب رشتہ داروں کے حق میں وصیت کو فرض قرار دیا ہے۔"

(الفضل ۱۰ر مارچ ۱۹۵۶ء)

اب اسی موقف کے مطابق فقہ احمدیہ حنفیہ میں بھی دفعات ترتیب دی گئی ہیں جو یہ ہیں:۔

"کوئی نص صریح یتیم پوتے وغیرہ کی توریث یا عدم توریث کی موجود نہیں البتہ معروف تعامل یہی رہا ہے کہ چچوں کی موجودگی میں یتیم پوتا وغیرہ اپنے دادا کا وارث نہیں ہوتا۔ تاہم اگر قرآن مجید کے حکم وصیت پر عمل کیا جائے تو کوئی یتیم پوتا پوتی وغیرہ محروم الارث نہیں رہ سکتے۔ اور اگر دادا کسی اتفاقی حادثہ سے وصیت نہ کر سکے تو قاضی ترکہ تک ایسے یتامیٰ کو دلا سکتا ہے۔ بشرطیکہ دیگر ورثاء کو نقصان نہ پہنچے۔"[1]

(فقہ احمدیہ حنفیہ صفحہ ۱۱۰)

---

[1] مثلاً اس کے باپ کو میراث میں جو حصہ ملتا وہ کم ہو اس سے جو اسے وصیت کی صورت میں مل رہا ہے۔ گویا اصول یہ ہوا کہ وصیت ایک میراث کے حصہ سے زیادہ نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

ہم اہلِ اسپین کے دل جیتیں گے

از مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ مقیم چارکوٹ (علاقہ پونچھ)

اسلام ہمیشہ سے ایک امن کا مذہب رہا جس کے نام میں ہی امن کی ضمانت دی گئی ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمان اسلام کے امن کا جھنڈا لے کر دُنیا کے جس جس ملک میں بھی پہنچے انہوں نے اسے محبت، پیار اور امن و سلامتی کی دولت سے مالا مال کیا۔ یورپ جب کفر و ضلالت اور اقتصادی و سماجی لحاظ سے تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا تب اسلام اس کے ایک ملک اسپین میں مہمان کی صورت میں داخل ہُوا۔ اور نہ صرف اہلِ اسپین بلکہ سارے یورپ کو علم و نور اور محبت و پیار سے بھر دیا اور یہ اسلام ہی کا احسان ہے کہ آج سارا یورپ ترقی یافتہ کہلاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ جس مذہب نے اہلِ یورپ کو ہر میدانِ عمل میں ترقیات کے اعلیٰ ترین مدارج سے ہمکنار کیا اُسی کو انہوں نے اپنا دشمن سمجھا اور اس کی ناقدری کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے اُسے اسپین سے نکال دیا۔ تاریخ کا یہ المیہ اتنا درد انگیز ہے کہ کسی صورت میں بھلایا نہیں جا سکتا۔ اس المناک سانحہ کی تفصیل سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔ حضور نے فرمایا:-

"یہ کہنا کہ اسپین سے مسلمان کس طرح مٹ گئے؟ تو اس کا جواب تو بڑا واضح ہے۔ عیسائیت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عیسائیوں نے کتنے ظلم کئے۔ مثلاً انگلستان کی ایک ملکہ نے پانچ ہزار عورتوں کو صرف اس الزام میں زندہ جلا دیا کہ وہ جادوگرنیاں تھیں۔ جرمنی میں ایک دفعہ طاعون پڑی تو یہودیوں کو ان کے مکانات کے اندر زندہ جلا دیا کہ یہ انکی نحوست کی وجہ سے پھیلی ہے۔ اتنی کثرت کے ساتھ ظلموں کے واقعات ہوئے ہیں کہ ان کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں آج بھی وہ آلے جن کے ساتھ یہ جسمانی سزائیں دی جاتی تھیں دیکھنے کے لئے نمائش میں رکھے گئے ہیں۔ آپ ان کو دیکھیں تو طبیعت اتنی خراب ہو جاتی ہے کہ آپ کا کبھی دن کھانے کو دل نہیں چاہے گا چنانچہ اذیتیں دینے کے جو آلے اسپین میں ایجاد ہوئے تھے وہ اس لحاظ سے ساری دُنیا میں مشہور ہیں کہ اس سے زیادہ خوفناک مظالم کبھی کسی پر نہیں کئے گئے جتنے اسپین کے ہم قوم عیسائیوں نے عیسائیوں ہی پر کئے ہیں۔

INQUISITION جو انکوئزیشن اسپین میں ایجاد ہوئی ان میں استعمال ہونے والے کچھ آلے لندن میں MADAMETUSS - AUDS کی نمائش میں کسی زمانہ میں پڑے ہوئے تھے وہ خوفناک اور ظالمانہ تھے کہ ان کو دیکھکر عورتیں اور بچے نڈھال ہو جاتے تھے چنانچہ لوگوں کے بار بار احتجاج پر بعد میں وہاں سے اُٹھا دئے گئے ہیں ان میں سے مثلاً آنکڑے دار پہیے پر انسانی بدن کو تان دیتے تھے اور بڑی رفتار سے پہیہ گھومتا رہتا تھا۔ اور پھر جب آدمی بے ہوش ہونے لگتا تھا تو اس پر پانی پڑتے تھے کہ دوبارہ مزید دُکھ سہنے کے لئے ہوش میں آ جائے۔ بوتل کے اندر انسان کو بند کر دیتے تھے جہاں وہ نہ ٹانگ ہلا سکتا تھا نہ ہاتھ ہلا سکتا تھا۔ نہ گھٹنے ٹیڑھے کر سکتا تھا۔ صرف سانس لینے کے لئے جگہ رکھی ہوتی تھی تاکہ جلدی مر نہ جائے اوپر ہاتھ پھنسا کر بڑے آرام سے ناخن کھینچتے تھے۔ یا مثلاً اُسترے سے آہستہ آہستہ کھال اُتارتے تھے غرض انہوں نے عجیب و غریب بھیانک چیزیں سوچی ہوئی تھیں کہ کوئی عیسائی اپنے عقیدہ سے کہیں منحرف نہ ہو جائے۔ ان ظالموں سے مسلمانوں کا واسطہ پڑا تھا۔ نتیجتاً وہ سارے مظالم ان پر بھی ہوئے بلکہ اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ ہوئے ہیں۔ جو عیسائی دُنیا خود ایک دوسرے پر کر رہی ہے ایسی خوفناک صورت میں مسلمان یا تو جگہ چھوڑ کر چلے گئے یا مرتد ہو گئے یا چھپ گئے۔"

(بدر ٣ مارچ ١٩٨٣ء صدک)

الغرض اسپین کا یہ مقدس و مکرم مہمان اسلام وہاں سے نکال دیا گیا۔ میزبان نے مہمان کی قدر نہ کی مگر اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسپین خود مہمان بن کر اسلام کی آغوش میں پناہ لے گا۔ اس وقت یہی اسلام جس نے کبھی اسپین کو قعر مذلت سے نکال کر مقام عروج تک پہنچایا ہاں وہ اسلام جس کی ناقدری کرتے ہوئے اس پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے تھے۔ اپنی میزبانی کے حلقہ میں دیگر اقوام کی طرح "اسپین" کو بھی پناہ دیگا۔ جس کے آثار بفضلہٖ تعالیٰ اب نمایاں ہو چکے ہیں۔ لیکن کیا اُس وقت اسلام باوجود غالب اور فاتح ہونے کے اہل اسپین کے اُن سابقہ مظالم کا بدلہ لے گا! اس کا جواب اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں کو آسانی سے مل سکتا ہے۔ کیونکہ ہر ایسے موقعہ پر اسلام اور بانیٔ اسلام نے جو انتقام لیا وہ نہایت حسین انتقام تھا جس کی نشان دہی اس شعر سے ہوتی ہے۔

کیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصّلوٰۃ علیک السّلام

اسی نوع کے حسین انتقام کی تلقین کرتے ہوئے حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نوجوانانِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یہی کہتے ہیں ہاں وہی نسلیں جن کے سروں پر بادشاہی کے تاج رکھے جائیں گے کہ جب خدا تمہیں دُنیا میں طاقت دے اور تم اپنے دشمنوں کا سر کچلنے کا موقعہ پاؤ اور تمہارے ہاتھ کو کوئی انسانی طاقت روکنے والی نہ ہو تو تم اپنے گزرے ہوئے دشمنوں کے ظلموں کو یاد کر کے اپنے خونوں میں جوش نہ پیدا ہونے دینا اور ہمارے کمزوری کے زمانہ کی لاج رکھنا تا لوگ یہ کہیں کہ جب یہ کمزور تے تو دشمنوں کے ہاتھ کے سامنے دبے رہے اور جب طاقت پائی تو انتقام کے ہاتھ کو لمبا کر دیا بلکہ تم اس وقت بھی صبر سے کام لینا اور اپنے انتقام کو خدا پہ چھوڑنا کیونکہ وہی اس بات کو بہتر سمجھتا ہے کہ کہاں انتقام ہونا چاہئیے اور کہاں عفو اور درگزر بلکہ میں کہتا ہوں کہ تم اپنے ظالموں کی اولادوں کو معاف کرنا اور اُن سے نرمی کا سلوک کرنا کیونکہ تمہارے مقدس آقا نے یہی کہا ہے .... تم ہر قوم کے ساتھ عفو اور نرمی کا سلوک کرنا اور انکو اپنے اخلاق اور محبت کا شکار بنانا کیونکہ تم دُنیا میں خدا کی آخری حجت ہو اور جس قوم کو تم نے ٹھکرا دیا اس کیلئے کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ اے آسمان گواہ رہ کہ ہم نے اپنی آنے والی نسلوں کو خدا کے سچے مسیح کی رحمت اور عفو کا پیغام پہنچا دیا"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ١٨٦ مطبوعہ دسمبر ١٩٣٩ء)

خدائے واحد کی پرستش کے لئے مسجد بشارت پیڈرو آباد (اسپین) کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا کہ:-

"اس خدا کی قسم کھا کر میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں جس کے قبضہ میں ہماری جانیں ہیں اور جو دلوں کے حال سے خوب واقف ہے کہ ہم اہلِ اسپین کے لئے خدائے واحد و یگانہ اور نبی نوع انسان کی محبت کے سوا اور کوئی دوسرا پیغام نہیں لائے۔ دُنیا میں بعض ایسی قومیں بھی ہونگی جو محبت کے سوا بھی فتح کی جا سکتی ہیں اور فتح کی جاتی ہیں لیکن اہلِ اسپین ان قوموں میں سے نہیں ہیں اہلِ اسپین کے متعلق تاریخ کا مطالعہ مجھے بتاتا ہے کہ اس قوم کو محبت کے سوا کسی اور ہتھیار کسی اور کوشش کسی اور ذریعہ سے فتح نہیں کیا جا سکتا .... میں اپنے رب کی عطا کردہ بصیرت سے اور اس کی رہنمائی کے نتیجہ میں اس نتیجہ پر قائم ہوں کہ اہلِ اسپین کی فتح محبت اور عشق اور خلوص اور خدمت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے اور کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا لیکن ساتھ ہی اہلِ اسپین کو میں یہ بھی تسلی دیتا ہوں کہ محبت کی فتح تو ایک دودھاری تلوار کی فتح ہوا کرتی ہے جو ایک ہی وار میں مفتوح کی طرح فاتح کے دل پر بھی جیتتی ہے اور فاتح اور مفتوح کے درمیان کوئی فرق نہیں رہنے دیتی دونوں کو یکساں ایک دوسرے

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ١٢ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

اسپین میں سعید روحوں کا حق کی طرف میلان

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر غرناطہ سے محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیتے ہیں کہ غرناطہ سے ایک سو کلو میٹر جنوب میں واقع MOLVIZAR کے پانچ عیسائی دوستوں سے تبادلہ خیالات ہوا۔ انطونیو نامی ایک شخص نے کہا کہ اگر آسمانی آقا دعاؤں کو سنتا ہے تو دعا کریں کہ بارش ہو کیونکہ خشک سالی کے سبب ہماری فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے ان کو خدا تعالیٰ کے اسلامی تصور سے آگاہ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بتایا کہ وہ خدا نہ تھے بلکہ ایک نبی تھے جو وفات پا چکے ہیں۔ دعا صرف خدا تعالیٰ سے ہی کرنی چاہیئے نیز انہیں بتایا گیا کہ امام جماعت احمدیہ کو دعا کے لئے لکھا جا چکا ہے اور خاکسار بھی دعا کر رہا ہے لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ آپ دعا کریں جس میں ہم بھی شامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک دوست کے علاوہ باقی سب دعا میں شامل ہوئے۔ چنانچہ خشوع وخضوع سے کی گئی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور گہرے بادل چھا گئے اور بارش ہوئی جس سے چاروں عیسائی بہت متاثر ہوئے۔ اسپین کے سالانہ جلسہ میں ایک فیملی جو احمدیت سے دلچسپی رکھتی تھی شریک ہوئی اور مورخہ ۶؍۱۱؍۸۳ کو اس خاندان نے احمدیت قبول کر لی۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو استقامت عطا کرے۔ آمین۔

اسپین کے کئی ممبرز۔ سنیٹرز۔ ڈائریکٹر صاحب پاسپورٹ اور کئی انجینئرز کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان احمدیت کے بالکل قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔ آمین۔

فرینکفرٹ، ہیمبرگ اور برلن (مغربی جرمنی) میں تربیتی کلاس

مکرم شمس الحق صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی طرف سے الفضل میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ جرمنی کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس ۲۴ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء تین مقامات یعنی فرینکفرٹ، ہیمبرگ اور برلن میں منعقد ہوئی۔ مسجد نور فرینکفرٹ میں منعقدہ کلاس سے سو کے قریب طلباء وطالبات نے۔ مسجد فضل عمر ہیمبرگ کلاس میں ۲۱ اور برلن کلاس میں تقریباً ۱۰ طلباء شامل تھے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا تھی۔ کلاس کا نصاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل عمر درس القرآن کلاس سے افتتاحی خطاب کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیار کیا گیا تھا۔ کلاس میں قرآن کریم، حدیث، کلام، فقہ، ردِّ عیسائیت، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ارشادات خلفائے احمدیت، دینی معلومات، فنِ تقریر اور جرمن زبان سے متعلق مضامین پڑھائے گئے۔ دوران کلاس ریکارڈنگ کا بھی انتظام تھا تاکہ کیسٹ کے ذریعہ طلباء وطالبات بعد میں بھی مستفید ہو سکیں۔ کلاس کے اختتام پر امتحان لیا گیا اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو اسناد و انعامات تقسیم کئے گئے۔

یونیٹی آف مین سوسائٹی امرتسر کی تقریب میں احمدی علماء کی تقاریر

مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش کارکن دفتر دعوۃ وتبلیغ قادیان رقمطراز ہیں کہ ہر سال کی طرح امسال بھی مورخہ ۵ و ۶ فروری ۸۴ء کو سیکرٹری صاحب یونیٹی آف مین سوسائٹی امرتسر کی طرف سے جناب سنت کرپال سنگھ صاحب کے جنم دن پر انسانی اتحاد کے موضوع پر تقاریر کے سلسلہ میں احمدی علماء کو دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ۔ خاکسار گیانی عبد اللطیف۔ مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نومسلم۔ عزیز مکرم عبد الرؤف صاحب نیر اور عزیز مکرم عبد الوکیل صاحب نے شرکت کی۔ وفد کے امرتسر پہنچنے پر استقبال کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق مکرم مولانا بشیر احمد صاحب اور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقاریر کیں۔ جن میں ہر دو علماء نے انسانی اتحاد سے متعلق اسلامی نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے دیگر مذاہب کے حوالہ جات بھی دیئے۔ ہر دو تقاریر سے سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور ... چیف ... ڈاکٹر ... سنگھ صاحب اور ان کے دوسرے اراکین کو قادیان آنے کی دعوت بھی دی گئی۔

چیف منسٹر صاحب جموں وکشمیر کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ جموں کی رپورٹ کے مطابق وادی کشمیر کے موسم سرما کے دار الخلافہ جموں میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب صوبہ کشمیر کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے موصوف کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ اسی طرح جناب ولی محمد صاحب ریتو اسپیکر کشمیر اسمبلی۔ جناب غلام محی الدین صاحب شاہ۔ جناب پیارے لعل صاحب۔ جناب لو دیو راج صاحب۔ اور عبد الرحیم صاحب راتھر صوبائی وزراء کی خدمت میں بھی جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سے تبلیغی گفتگو کی گئی۔ اسی طرح ایک مولوی صاحب کو بھی لٹریچر دے کر زبانی تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد کا سالانہ اجتماع

مکرمہ ناصرہ شمس صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۱۱؍۸۳ کو ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد کا پہلا منعوال سالانہ اجتماع مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ امسال اجتماع میں شاد نگر اور جڑچرلہ کی بچیوں نے بھی حصہ لیا۔ اجتماع میں ناصرات معیار اول دوم کے حسن قرأت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ پرچی کھیل اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ تمام پروگراموں میں بچیوں نے بہت شوق سے حصہ لیا۔ ججز کے فرائض مکرم منظور احمد خان صاحب سوز وکیل المال تحریک جدید۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس۔ مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ فرحت الدین صاحبہ اور مکرمہ صالحہ زرین صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● — مکرمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱؍۸۴ کو الٰہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں بعد دوپہر ڈھائی تین بجے مکرمہ فیض النساء بائی صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدر آباد۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ۔ عزیزہ رفیعہ روشن۔ خاکسار فرحت الدین اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ مکرمہ صداقت بیگم صاحبہ کی طرف سے حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

● — محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ محمود آباد (کیرالہ) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۲؍۸۳ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ اجلاس میں ممبرات لجنہ کے علاوہ ناصرات نے بھی شرکت کی۔ سیرت نبی پاک صلعم پر تقاریر کی گئیں۔ آخر میں مکرم محمد اسلم خان صاحب معلم وقفِ جدید نرگاؤں نے بھی تقریر کی۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

● — محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۱۲؍۸۳ کو مقامی لجنہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت کلام پاک اور عہد دہرانے کے بعد محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ شاہدہ خانم صاحبہ۔ محترمہ مسرت یونس صاحبہ۔ محترمہ حسنہ خورشید صاحبہ اور محترمہ اختری خانم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ محترمہ نعیمہ بشیر صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست کیا گیا۔

اٹارسی ریلوے اسٹیشن پر تقسیم لٹریچر

مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ اٹارسی کی رپورٹ کے مطابق اٹارسی سے ایک سو دس کلو میٹر دور بھوپال شہر میں جماعت دیوبند کے تین روزہ اجتماع پر شرکت کرنے والے زائرین میں مورخہ ۲۶ اور ۲۷ دسمبر ۸۳ء کو اٹارسی ریلوے اسٹیشن پر وسیع پیمانہ پر لٹریچر تقسیم کر کے پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ

بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

مسجد احمدیہ کھدرک میں تربیتی اجلاس

مکرم شیخ محمد عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸/۱/۸۴ کو مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت خدام و اطفال کے مقابلہ تقاریر پر مشتمل ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام اور نظم خوانی کے بعد مکرم گل محمد شاہ صاحب۔ مکرم عبدالباسط صاحب۔ مکرم علیم خان صاحب۔ مکرم ناصر احمد صاحب۔ مکرم طاہر احمد صاحب۔ مکرم عبدالاحد صاحب۔ مکرم رفیق احمد صاحب اور مکرم وسیم احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے بھی نصائح پر مشتمل تقریر کی۔ دورانِ تقاریر نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

کیرنگ کے مضافات میں تبلیغ اور تقسیم لٹریچر

مکرم شیخ حلیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۱/۱۲/۸۳ کو مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب اور مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغین سلسلہ نے سائیکلوں پر سفر کر کے ہلدیا، بیدن پور، تال کبت مقامات پر لٹریچر تقسیم کیا۔ اور زبانی تبلیغ کر کے پیغام حق پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مسجد احمدیہ سورو اور کھدرک میں تربیتی جلسے

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کھدرک تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۵/۱/۸۴ کو مسجد احمدیہ سورو میں مکرم مختار حسین صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سجاد احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ریاض احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم خادم حسین صاحب، مکرم سجاد احمد صاحب، مکرم شمس الدین صاحب۔ مکرم نعیم احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عطاء المنان صاحب اور مکرم رحمت اللہ صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ کھدرک ہی یہ اطلاع بھی دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۱/۸۴ کو محلہ شنکر پور کھدرک کی مسجد احمدیہ میں ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت مکرم عبدالرب صاحب نائب صدر جماعت منعقد ہوا جس میں تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالاحد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم محمد تبارک صاحب سیکرٹری مال مکرم محمود ٹی۔ ٹی۔ سی صاحب، خاکسار محمد یوسف انور، مکرم داؤد احمد صاحب اور مکرم عبدالرب صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ رات ساڑھے دس بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

چارکوٹ میں کیسٹوں کے ذریعے کامیاب تبلیغی مساعی

مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت چارکوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء گرامی کے مطابق ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم ماسٹر بابو حسین صاحب نے محض تبلیغ کی غرض سے ایک ٹیپ ریکارڈر خریدا۔ مورخہ ۵/۱/۸۴ کو مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ کی معیت میں موصوف نے دھری رنیوٹ (راجوری) کے ہائی سکول میں تمام اسٹاف کو (جو غیر احمدی ہیں) حضور کا خلافت سے قبل سوال و جواب کا کیسٹ سنایا۔ حضور کے مؤثر انداز بیان اور مدلل جوابات سے تمام اسٹاف بے حد متاثر ہوا اور بہت سے مسائل میں جماعت احمدیہ کے موقف کی معقولیت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ واضح رہے کہ مکرم ماسٹر صاحب ڈاکٹری بھی کرتے ہیں اور غیر احمدی اہل علم دوست ان کے پاس اکثر آتے رہتے ہیں۔ موصوف ایسے تمام دوستوں کو یہ کیسٹ سناتے رہتے ہیں۔ جس کا خدا کے فضل سے بڑا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس سعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر نتائج برآمد کرے۔ آمین

تصحیح اور اعتذار

مجالس انصار اللہ اڑیسہ کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ ان کا چوتھا سالانہ اجتماع بوجوہ ۱۱ مارچ کی بجائے ۱۵،۱۴ اپریل کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ قبل ازیں دفتر مرکزیہ کی غلطی سے بدر میں دیئے گئے اعلان میں چوتھا کی بجائے پانچواں سالانہ اجتماع شائع ہوا ہے۔ احباب اس کی درستی کر لیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

دعائے مغفرت

(۱):- نہایت درجہ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میری اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲/۱/۸۴ کو ہم سب کو غمزدہ چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کئی مہینے علیل رہیں۔ مقامی ڈاکٹروں کے علاوہ امرتسر کے ڈاکٹروں کا بھی علاج کرایا گیا۔ لیکن تقدیر الٰہی غالب آئی۔ مرحومہ کی بیماری کے سبب لندن سے خاکسار کے بیٹے عزیز محمد حنیف صاحب مع ہمشیرہ عزیزہ محمودہ صاحبہ آ گئے تھے۔ جبکہ دو بیٹے عزیز حمید احمد ظفر اور عزیز مظفر احمد اقبال قادیان ہی میں مقیم ہیں۔ افسوس کہ ایک بیٹی عزیزہ عابدہ پاکستان سے اور ایک بیٹا عزیز مظہر الحق عرب سے نہ آ سکے۔

اسی روز کوٹھی دارالسلام میں تجہیز و تکفین کے بعد جنازہ محلہ احمدیہ میں لایا گیا۔ جہاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کثیر التعداد احباب کی معیت میں نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار۔ حافظ سخاوت علی شاہجہانپوری قادیان

(۲):- افسوس! خاکسار کے بھانجے عزیز سید جمیل احمد سلمہٗ ٹی ٹی آئی ساؤتھ سنٹرل ریلوے دوران سفر گر کر سر میں چوٹ آ جانے کی وجہ سے بے ہوشی کی حالت میں دو روز دواخانہ لالہ گوڑہ سکندر آباد میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۲۹ ۳۰ جنوری کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیز سید جمیل احمد مرحوم نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی تھی۔ بعدہٗ وہ ٹیلیفون کے محکمہ میں ملازم ہو گئے۔ عزیز چونکہ والی بال کے ایک اچھے کھلاڑی تھے۔ اس لئے محکمہ کی والی بال ٹیم میں شریک رہ کر ہندوستان کے مختلف مقامات پر منعقد ہونے والے مقابلوں میں حصہ لیتے رہے اور جب محکمہ ٹیلیفون میں مستقبل روشن نظر نہ آیا تو ٹی ٹی آئی کی پوسٹ پر محکمہ ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور یہاں بھی ریلوے کی والی بال ٹیم میں شریک رہ کر مختلف مقامات کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ برادرم محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم فرزند محترم ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؓ کے انتقال کے بعد عاجز کو ان کی ایک بچی عزیزہ صفیہ کی شادی کی توفیق ملی خیال ہوا کہ مرحوم کی دوسری یتیم بچی عزیزہ سعدیہ کا رشتہ اس بچے سے تجویز کر کے یہ فرض بھی انجام دیدے چنانچہ عزیزم مرحوم کو تحریک کی گئی اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد اس بچی کی شادی جو میری اہلیہ کی بھانجی ہے اپنے اس بھانجے سے کر دی جس سے بفضلہ تعالیٰ پانچ لڑکے بھی ہوئے جو ابھی بہت کم سن ہیں۔

مورخہ ۳۰ جنوری کو ۵ بجے سہ پہر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے احمدیہ قبرستان کے پاس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے کے بعد عاجز نے اجتماعی دعا کروائی۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ عزیزہ سعدیہ سلمہا اور اس کے ۵ معصوم بچوں کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ اور ہم جمیع پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ نیز مرحوم کی بوڑھی اور علیل والدہ کو جو میری بڑی بہن ہیں اور جو پہلے ہی کئی ایک صدمات کا شکار ہیں ہمت عطا فرمائے آمین

خاکسار۔ محمد عبید اللہ بی ایس سی حیدر آباد۔

درخواست ہائے دعا

○— مکرم بشیر الدین احمد صاحب حیدر آباد اپنے بھانجے عزیز مسعود احمد سلمہٗ A.C.T.O. کے تمام بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے مکرم محمد تقی صاحب آف مودہا (یوپی) مکرم دلدار محمد صاحب آف راٹھ کے آنکھ کے آپریشن کی کامیابی کے لئے۔ ○— مکرم غلام محمد صاحب لون آف کاٹھپورہ (کشمیر) نزیل قادیان پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے داماد مکرم بابو غلام رسول صاحب سرینگر، پھوپھی زاد بھائی مکرم مولوی احمد اللہ صاحب فاضل صوفن ناسن (کشمیر) اور خود کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ○— مکرم محمد وسیم احمد صاحب راور کیلہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں دس روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

مانٹریال میں تبلیغ احمدیت کی نمائش بقیہ صفحہ اوّل

۳۳ سال کی عمر میں واقعہ صلیب کے بعد ان دونو زمانوں کو نقشہ کے اوپر بطور سوال انگریزی اور فرنچ زبان میں پیش کیا گیا۔ اور چھوٹے چھوٹے بلبوں کی روشنی کے ذریعہ حضرت مسیح علیہ السلام کا سفر سیناون تک اور دوسرا سفر کشمیر تک تا وفات بتایا گیا۔

(۴) :۔ مسجد الحرام مکہ مکرمہ، مسجد نبوی مدینہ منورہ، میدان عرفات میں حجاج کے وسیع سمندر کا منظر، مسجد نبوی کا اندرونی منظر اور دیگر اسلامی تصاویر کا ایک سیٹ ایک گروپ میں دکھا کر حج کی اسلامی عبادت کا منظر دکھایا گیا۔ آٹھ مختلف تصاویر بڑے بڑے سائز کی آویزاں کی گئیں جو [illegible] کی عکاسی نمایاں طور پر واضح ہوتی تھی۔

(۵) :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک (۲ فٹ × ۱½ فٹ کے سائز میں) اور چاروں خلفائے احمدیت کی تصاویر نسبتاً چھوٹے سائز میں ایک گروپ کی صورت میں آویزاں کی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک عین درمیان میں اور چاروں تصاویر کا بیرونی حلقہ ایک بہت ہی حسین منظر پیش کر رہا تھا۔ تصاویر کے نیچے مختصر تعارف بھی تحریر کیا گیا۔ ان تصاویر کے گروپ سے یہ بتانا مقصود تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانی ظہور میں آ چکی ہے اور اس سلسلہ کا چوتھا خلیفہ اور جانشین خدائی مشن کی تکمیل میں مصروف ہے۔

(۶) :۔ مذکورہ بالا نمبر چار اور پانچ کی گروپ تصاویر کے درمیان جلی حروف میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ السلام کا نام مبارک، سن ولادت اور سن وفات اور اس کے اوپر "اسلام" کا جلی عنوان اس ماٹو کے ساتھ LOVE FOR ALL اور HATRED FOR NONE اور اس کا فرنچ میں ترجمہ آویزاں کیا گیا۔ اسی بلاک میں خالی جگہوں پر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" اور قرآنی آیات کے بلاک، مسجد نبوی اور مسجد الحرام کے دعمات کے بلاک آویزاں کئے گئے۔

(۷) :۔ ان کے علاوہ دو مجسموں کو زنانہ لباس میں ملبوس کر کے دکھایا گیا کہ اسلامی طرز تہذیب میں ایک عورت کو اپنا سارا جسم اور تمام زینت کے حصے ڈھانپنے ضروری ہیں۔ زائرین نے بکثرت یہ سوال پوچھا کہ اس طرح کا لباس کیوں ہے؟ اور انہیں اسلامی تعلیم کی روشنی میں اسلامی پردہ کا مفہوم سمجھایا جاتا رہا۔

(۸) :۔ اسی طرح ایک بڑے سائز کے بورڈ پر خانہ کعبہ کی بڑی تصویر اور نیچے مختلف ممالک میں اسلامی مساجد کی دس تصاویر لگائی گئیں۔ اس سے اسلامی جائے عبادت اور اسلامی طرز عبادت ظاہر کرنا مقصود تھا۔

اس نمائش کا افتتاح ۲۲ جون کی صبح کو ہوا۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ اس نمائش کے ذریعہ سینکڑوں ہزاروں افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام ہر لمحہ پہنچ رہا ہے۔ ہم نے اندازہ کیا کہ کتنے مرد و زن اس [illegible] میں آکر ان تمام خاکوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ایک گھنٹہ میں قریباً پانچ صد افراد آتے ہیں ٹھہرتے ہیں اور مشاہدہ کر کے گزرتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک معقول تعداد استفسار کے طور پر سوالات بھی پوچھتے ہیں۔ ان کو ہمارے پیغام کے بارہ میں حیرت ہوتی ہے۔ اور اپنے ضمیر میں اٹھنے والے کئی سوال وہ ہم سے کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم وہاں موجود رہ کر ایسے تمام افراد کے سوالوں کا جواب تسلی بخش رنگ میں مہیا کرتے ہیں۔ زائرین کے زیادہ تر سوال مسیح کی آمد ثانی، مسیح کی صلیبی موت سے رہائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بطور مسیح ابن مریمؑ، مسیح علیہ السلام کی واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی اور کشمیر میں قبر کے بارہ میں ہوتے ہیں۔ انہیں زبانی بھی جوابات دیئے جاتے ہیں اور مناسب لٹریچر بھی مہیا کیا جاتا ہے جو وہ خوشی سے لیتے ہیں۔ یہ سلسلہ ۱۳ اگست تک انشاء اللہ جاری رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ حق اور صداقت کی متلاشی کئی سعید روحیں اسلام کی حقانیت کی قائل ہونگی۔

۲۴ جون بروز جمعۃ المبارک ہمارے امیر و مشنری انچارج محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس بھی اس نمائش کو دیکھنے کے لئے مقامی جماعت کی درخواست پر ٹورنٹو سے مانٹریال تشریف لائے۔ آنمکرم نے جماعت احمدیہ مانٹریال کی اس نمائش کو بہ نظر غائر دیکھا۔ اور ہماری خدمتِ اسلام کی اس حقیر کوشش کو بہت سراہا۔ جمعہ کی نماز مقامی احباب نے ان کی امامت میں نمائش کے علاقہ ہی میں ایک علیحدہ جگہ پر ادا کی۔ خطبہ جمعہ میں آنمکرم نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ مانٹریال کی اس کوشش [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے۔ اور اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور احمدیت کا پیغام ہزاروں افراد تک پہنچ رہا ہے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

محترم شمس صاحب اس کے بعد بھی تشریف لائے جب کہ اس کی [illegible] تھی۔ کئی سوالات کے لوگوں کو جواب دیئے۔ نیز ایک میرلسٹ کو تفصیلی انٹرویو دیا۔ ٹورانٹو اور آٹوا نیز دیگر جماعتوں سے بھی متعدد دوست تشریف لاتے رہے۔ مکرم [illegible] ثابت صاحب کو بھی حضور اقدس [illegible] ہدایت محترم شمس [illegible] بھجوایا۔ اور انہوں نے متعدد زائرین کو سوالات کے جواب دیئے۔ آنمکرم نے ایک بجے دوپہر سے شام ۷½ بجے تک نمائش میں موجود رہ کر خود بھی سوالات کرنے والوں کے جوابات دیئے۔ اور بہت اچھا اثر رہا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان تمام چارٹس، بورڈ، خاکوں اور تصاویر کی تیاری میں جماعت احمدیہ مانٹریال کے افراد نے باوجود اپنی روزمرہ کی ملازمت میں مشغولیت کے دن رات کام کر کے نہایت محنت اور لگن سے یہ دیدہ زیب، جاذب نظر اور نہایت ہی خوبصورت اور فنی اعتبار سے معیاری اشیاء وقت پر تیار کر کے نمائش میں لگائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کام کرنے والوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ قارئین کرام [illegible] تمام افراد جماعت کے لئے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے۔

اس نمائش سے [illegible] کا تعارف ہزاروں لوگوں کو [illegible] اور سوالات کے جواب دیئے گئے۔ بلکہ بہت سے احباب کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں بہتر رنگ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ [illegible]

اِعلاناتِ نکاح

(۱) :۔ محترم چوہدری عبد القدیر صاحب درویش ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بیٹی عزیزہ امۃ الرشید سلمہا کے نکاح کا اعلان عزیزم سلیم احمد محمود صاحب ابن مکرم چوہدری صفیر احمد صاحب چیمہ کراچی سے محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۹ [superscript: ۱۲ / ۸۳] کو مسجد مبارک ربوہ میں کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت دُعا میں شمولیت فرمائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ محترم چوہدری عبد القدیر صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ اعانت بدر میں بیس روپیہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت اور ثمرات حسنہ کا باعث بنائے۔ آمین

(۲) :۔ مکرم محمد تقی صاحب آف مودہا (یو پی) نے اپنی ایک بیٹی عزیزہ راشدہ بیگم سلمہا کا نکاح عزیزم رشید احمد سلمہ ابن مکرم قمر الدین صاحب آف کراچی (پاکستان) کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر اور دوسری بیٹی عزیزہ امۃ القدوس سلمہا کا نکاح عزیزم بشیر احمد سلمہ ابن مکرم قمر الدین صاحب آف کراچی (پاکستان) کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھے جانے کی خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین (ادارہ)

(۳) :۔ مورخہ [superscript: ۱ / ۸۴] ۱۰ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ رضیہ بیگم سلمہا بنت مکرم نذیر احمد صاحب کارکن دفتر محاسب کا نکاح پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم نذیر احمد خان صاحب ساکن بھدرواہ (کشمیر) کے ساتھ پڑھا۔ مکرم نذیر احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں دس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ فاروق احمد نیّر مبلغ سلسلہ

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے! (مینجر بدر)

جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی ادائیگی کے متعلق حضور ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

بقایادار احباب جماعت اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں

از محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے روز کے خطاب میں دورانِ سال جماعت کے تمام ادارہ جات اور ذیلی تنظیموں کی حسنِ کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے صدسالہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی اندرون تین سال ادائیگی کے متعلق احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے بیان فرمایا:-

"میں نہیں سمجھتا کہ کیا بات ہے یہ جماعت کے مزاج کے بالکل خلاف ہے کہ اب تک بمشکل نصف کے قریب ادائیگی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نظام کی طرف سے توجہ دلانے میں سستی ہوئی ہے ......

.... امراء اور منتظمین انچارج صاحبان کو بار بار توجہ دلانی چاہیئے۔ اور احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کی جلد از جلد ادائیگی کی طرف توجہ دیں"

فرمایا:-

"میں نے جب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تو جماعت نے اتنی شدت سے اس پر توجہ دی کہ عورتوں نے اپنے زیور بیچ دیئے ......"

حضور نے ایک احمدی خاتون کی ذہانت کا واقعہ سنایا۔ حضور نے فرمایا:-

"یہ واقعہ احمدیت سے باہر کہیں ہو ہی نہیں سکتا۔ شیخوپورہ کی ایک عورت کو سفر کے دوران ڈاکوؤں نے روک کر زیور لوٹ لئے۔ اس خاتون نے عقلمندی سے تھوڑے سے زیور بچالئے۔ مگر بڑی مالیت کے زیور ڈاکو لے گئے۔ گھر آکر اس نے سوچا کہ میرے باقی کے زیورات کی واپسی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہوسکتا سوائے اس کے کہ یہ جو زیورات بچے ہیں یہ میں اللہ کی راہ میں دے دوں۔ چنانچہ اس نے بچے ہوئے زیورات صدسالہ جوبلی فنڈ میں دے دئے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ڈاکو پکڑے گئے۔ اور سارا زیور برآمد ہوگیا۔"

حضور نے فرمایا:-

"یہ ہے جماعت احمدیہ کی شان کہ یہ وہ خدا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہے اور جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کا خدا ہے۔ اس لئے کبھی غم نہ کریں۔ اس کے فضلوں کا سایہ جماعت احمدیہ پر ہمیشہ رہے گا۔ آپ وہ جماعت ہیں جس کو کوئی خوف لاحق نہیں ہوسکتا۔ آگے بڑھیئے اور خدا کی خاطر قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جایئے"

(بدر ۲ر فروری ۱۹۸۴ء صفحہ ۲)

علاوہ ازیں ایک ملاقات کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت تحریک میں احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مجموعی وعدہ جات کی رقم کے بالمقابل پچاس فیصدی سے بھی کم وصولی کی رپورٹ پر اظہار تشویش کرتے ہوئے فرمایا کہ بقایا جات کی جلد از جلد وصولی کی طرف فوری توجہ دی جائے اور کوشش کی جائے کہ آئندہ دو سال کے اندر اندر مارچ ۱۹۸۵ء تک وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی ہو جائے۔ کیونکہ صدسالہ جوبلی جشن منانے سے قبل تبلیغ اور اشاعت دین کے مہتم بالشان منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ حضور نے فرمایا کہ جس طرح ایک انسان اپنی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قرض لیتا ہے۔ اسی طرح ہر فرد جماعت کو اپنے ذمہ جوبلی فنڈ کے وعدہ کی بروقت اور صد فی صد ادائیگی کا احساس کرنا چاہیئے۔

پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان اہم ارشادات کی روشنی میں اس سرکلر چٹھی کے ذریعہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے جملہ امراء و صدر صاحبان اور عہدیداران مال خصوصاً سیکرٹریان مالی و سیکرٹریان جوبلی فنڈ کی وساطت سے تمام بقایا دار احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ذمہ گذشتہ سالوں کے تدریجی بقائے کی فوری ادائیگی کرنے کے ساتھ ساتھ وعدہ کی بقیہ رقم بھی آئندہ دو سال کے اندر اندر یعنے مارچ ۱۹۸۵ء تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔ اگر آپ اپنے محبوب امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خود پر تنگی وارد کر کے بھی اپنے وعدہ جات کی بروقت اور صد فی صد ادائیگی کریں گے۔ تو یقین جانیئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے رزق اور مال میں غیر معمولی خیر اور برکت عطا فرمائے گا اور اس کے فضلوں کا سایہ آپ پر ہمیشہ رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نظارت بیت المال آمد کی طرف سے مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال کو خصوصی طور پر اس غرض کے لئے بعض جماعتوں کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے مبلغین اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے:-

الف:- اپنے ذمہ بقایا رقوم کی سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کوشش کریں کہ آئندہ دو سال کے اندر قابل ادا رقم کی بھی اسی موقعہ پر ادائیگی ہو جائے۔

ب:- آج سے دس بارہ سال قبل اگر آپ نے اُس وقت کے مالی حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے قلیل وعدہ کیا تھا۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو کشائش اور فراخیٔ رزق عطا فرمائی ہے۔ تو موجودہ مالی وسعت کے مطابق اپنے وعدہ میں اضافہ کے ساتھ ادائیگی فرما دیں۔

ج:- آپ کی جماعت میں بعض ایسے احباب بھی ہونگے۔ جنہوں نے تا حال اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے ممکن ہے جوبلی فنڈ کی تحریک کے آغاز کے وقت وہ طالب علم ہوں یا اس وقت تک انکا کوئی ذریعہ آمد نہ ہو۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انکے لئے کسی نہ کسی رنگ میں ذریعہ آمد کا سامان کر دیا ہو۔ تو ایسے احباب کو بھی اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی مؤثر رنگ میں کوشش کی جائے تاکہ جماعت کا کوئی بھی برسر روزگار یا صاحب حیثیت فرد اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی سعادت سے محروم نہ رہ جائے۔

خدائی بشارتوں کی روشنی میں ہر فرد جماعت یقین رکھتا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام کے ساتھ غلبۂ اسلام کی عظیم الشان عمارت کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ جس کی لبرت تکمیل کے خوش کن آثار ہم بچشم خود ملاحظہ کر رہے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جماعت جن کو اس عظیم روحانی انقلاب کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جانی اور مالی قربانی کا موقعہ مل رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ اپنے فارسی کلام میں فرمایا ہے۔

ہمت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر صورت شود پیدا

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب بھائیوں، بزرگوں، عزیزوں اور بہنوں کو خدمتِ دین کے سلسلہ میں عائد ہونے والی اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق بخشے اور اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین

والسلام - خاکسار
مرزا وسیم احمد
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہم اہل اسپین کے دل جیتیں گے بقیہ صفحہ (۸)

کی محبت میں تڑپتا چھوڑتی ہے اور عاشق اور معشوق اور فاتح اور مفتوح کے فرق مٹا دیتی ہے نہیں نہیں بلکہ یہ ایک عجیب دُنیا ہے جہاں فاتح مفتوح بن جاتا ہے اور مفتوح فاتح۔ محبوب عاشق اپنے محبوب پر فتح پاتا ہے تو اس سے اس کے مظالم کا انتقام تو نہیں لیا کرتا بلکہ اور بھی اس کے حضور کلاتا ہے اور زاری کرتا ہے کہ عذر بیٹیش کہ مجھے دُکھ نہ دو کہ تمہارے ہاتھوں جو بھی زخم لگا وہ زخم نہیں تھا علاج تھا"

(بدر ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۵)

پس اسپین میں جب اسلام پہلی مرتبہ داخل ہوا تھا تو نقشہ کچھ اور تھا اور اب جب جبکہ اسپین اسلام میں آئے گا تو نقشہ بدلا ہوا ہوگا۔ اے اسپین! تجھے مبارک ہو کہ تو اسلام کا ایک مقدس مہمان ہے۔ آ اور ایک پرانے عاشق اور نئے میزبان کا اکرام دیکھ!

– – –

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام

جماعت کے جوانمردوں اور سچے مخلصوں کے نام

ریویو آف ریلیجنز کا دس ہزار خریدار جماعت میں پیدا ہو جائے

از مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز جاری کرنے کی غرض بیان کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں :-

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں اُن کو دور کر کے دُنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے دو انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے"

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء)

ریویو آف ریلیجنز کے بارہ میں حضور نے اپنے نکرا دور جوش کا اظہار جماعت کے نام ایک پیغام میں اس طرح کرتے ہیں :-

"اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلادیں ...... اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دوگے اور تمہاری عمریں زیادہ ہونگی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی"

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۳ء)

رسالہ کی اشاعت کے بارہ میں اپنی پاکیزہ خواہش کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا :-

"اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھلاؤ۔ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارے میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔

سو اے جماعت کے سچے مخلصو

خدا تمہارے ساتھ ہو تم اس کام کی ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے آمین ثم آمین"

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء)

پس تمام احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد جو دس ہزار خریدار پیدا کرنے کا ہے اس کی تعمیل میں ہر طرح سے کوشش کریں سب احباب خواندہ ہوں یا ناخواندہ اس کو خریدیں۔ جو دوست استطاعت رکھتے ہوں وہ دس رسائل کی خریداری قبول کر کے اس کے معاون خاص بنیں۔ جو خود رسالہ کی پوری قیمت نہ دے سکتے ہوں وہ ایک دوسرے سے مل کر ایک ایک رسالہ کے [illegible] خریدار بنیں اور اپنے احمدی احباب کو نیز دوسرے دوستوں کو بھی جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کی خریداری قبول کرنے کی تلقین کریں۔ کیونکہ یہ رسالہ اسلام اور قرآن کی صداقت کو دکھاتا ہے اور غیر مذاہب عیسائیوں آریوں اور بدھوں وغیرہ کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے۔ انگریزی دان طبقہ میں پیغام حق پہنچانے کا یہ ایک مؤثر اور بہترین ذریعہ ہے۔ خود مطالعہ کریں۔ غیر از جماعت دوستوں کو مطالعہ کے لئے دیں اور ان کے نام براہ راست رسالہ جاری کروائیں۔

اگر ہماری جماعت میں سے پانچ سو مخلصین ایسے باہمت پیدا ہو جائیں جو معاونین خصوصی بن کر دس دس رسائل کی خریداری قبول کر لیں اور پانچ ہزار احمدی ایک ایک رسالہ کے خریدار بن جائیں تو بفضل اللہ تعالیٰ با سانی اس کی اشاعت دس ہزار پہنچ سکتی ہے اور ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکتے ہیں۔

اس کا سالانہ چندہ

پچاس روپے ہے۔ معاونین خصوصی سے دس رسائل کا چندہ پانچ صد روپے کی ادائیگی کی درخواست ہے۔

لائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ ۸۴-۱۹۸۳ء

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ لائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ ۸۴-۱۹۸۳ء بعض ترمیموں کے ساتھ زیر ترتیب ہے۔ اور بہت جلد طبع کروا کر مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ لیکن جب تک قائدین کو نیا لائحہ عمل نہیں پہنچتا اس وقت تک سال گزشتہ کے لائحہ عمل کے مطابق ہی اپنی اپنی مجالس کے کاموں کو تیز کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنی رپورٹ کارگزاری ضرور دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیا کریں۔ فارم تشخیص بجٹ، فارم تجنید اور فارم رپورٹ ماہانہ کارگزاری خدام و اطفال بھی نئے چھپوائے جا رہے ہیں۔ جو بہت جلد مجالس کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قائدین مجالس متوجہ ہوں

• —— ہر جماعت جہاں تین یا اس سے زیادہ احمدی بچے ہوں وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی چاہئے۔

• —— ہر مجلس میں ناظم اطفال اور مربی اطفال ضرور مقرر ہونے چاہئیں۔

• —— ہر ماہ کم از کم دو عمومی اجلاس۔ اور دو مرتبہ مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ کی میٹنگ ہونی ضروری ہے۔

• —— مجالس اطفال کو چاہیئے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مطبوعہ فارم پر لکھ کر مرکز میں دس تاریخ سے پہلے بھجوائیں۔ • —— مرکز کی طرف سے آمدہ خطوط پر بروقت کارروائی کر کے ان کا جواب مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق اور مال میں برکت دی جاتی ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

بنگال، بہار، اڑیسہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بنگال، بہار و اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان درج ذیل پروگرام کے مطابق مالی اور وصایا سے متعلق امور کے بارہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ امراء صدر صاحبان و عہدیداران مال، مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت ان کے ساتھ کما حقہ تعاون فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان.	-	-	۲۲ ۳/۸۴	مانیکا گوڑہ نیا گڑھ	۲ ۵/۸۴	۱	۳ ۵/۸۴
کلکتہ	۲۴ ۳/۸۴	۷	۳۱ ۳/۸۴	برہم پور	۳	۱	۴
موسی بنی مائنز	۳۱	۵	۴ ۴/۸۴	کوراپوٹ	۴	۱	۵
مہو بھنڈار	۴	۱	۵	کٹک	۶	۱	۷
جمشید پور	۵	۲	۷	کرڈاپلی	۷	۲	۹
چکردھرپور	۷	۱	۸	پینکال	۹	۲	۱۱
رورکیلہ	۸	۲	۱۰	کوٹ پلیہ	۱۱	۱	۱۲
سونگڑا	۱۰	۱	۱۱	ارکھ پٹنہ تالبرکوٹ	۱۲	۱	۱۳
سمبلپور	۱۱	۱	۱۲	غنچہ پاڑہ	۱۳	۱	۱۴
[illegible]	۱۲	۱	۱۳	چودوار	۱۴	۱	۱۵
[illegible]	۱۴	۱	۱۵	کٹک	۱۵	۱	۱۶
[illegible]	۱۵	۳	۱۸	سرلونیا گاؤں	۱۶	۱	۱۷
بھدرک تاراکوٹ	۱۸	۳	۲۱	پارادیپ	۱۷	۱	۱۸
کٹک	۲۱	۳	۲۴	کیندرا پاڑہ	۱۸	۱	۱۹
بھوبنیشور	۲۴	۲	۲۶	سونگھڑہ	۱۹	۳	۲۲
خوردہ کیرنگ	۲۶	۵	۱ ۵/	کلکتہ	۲۳	۲	۲۵
نرگاؤں	۱ ۵/	۱	۲	قادیان	۲۷ ۵/	-	-

ماہانہ رپورٹ کارگزاری لجنات و ناصرات

اکتوبر ۱۹۸۳ء تا دسمبر ۸۳ء تینوں ماہ کی رپورٹیں بھجوانے والی لجنات: حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ شموگہ۔ کلکتہ۔ جمشید پور۔ ساگر۔ کرڈاپلی۔ بھدرک۔ کیرنگ۔ دھوانسا ہی۔ محمود آباد۔ سورب۔ بھدرواہ۔ جڑچرلہ۔

دو ماہ کی رپورٹیں بھجوانے والی لجنات: کیندرا پاڑہ۔ برہ پورہ۔ پینکال۔ موسی بنی مائنز۔ ارکھ پٹنہ۔ چارکوٹ۔ خانپور ملکی۔ کٹک۔

صرف ایک ماہ کی رپورٹ بھجوانے والی لجنات: بنگلور۔ مدراس۔ کانپور۔ دہلی۔ موتی ہاری۔ بھاگلپور۔ ہبلی۔ چنتہ کنٹہ۔ بینگاڈی۔ باری پورہ۔ گوہالی پور۔ کوسمبی۔ ودمان۔

اکتوبر ۸۳ء تا دسمبر ۸۳ء تینوں ماہ کی رپورٹیں بھجوانے والی ناصرات: قادیان۔ کلکتہ۔ شموگہ۔ جڑچرلہ۔

دو ماہ کی رپورٹیں بھجوانے والی ناصرات: خانپور ملکی۔

صرف ایک ماہ کی رپورٹ بھجوانے والی ناصرات: حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ سورب۔ [illegible]

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے! (مینیجر بدر)

اعلانات نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

دہلی میں احمدیہ مسجد و دار التبلیغ کی تعمیر

ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی میں جماعتِ احمدیہ کی مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کرنے کے لئے حکومت ہند نے زمین دینے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ زمین حاصل ہوتے ہی تعمیر کا کام شروع کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر مسجد احمدیہ و دار التبلیغ دہلی کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیہ جات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جن احباب نے وعدہ جات لکھوائے ہیں وہ جلد سے جلد رقم کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

نوٹ:۔ دفتر محاسب میں مد "تعمیر مسجد احمدیہ دہلی" قائم کر دی گئی ہے۔ عطیہ جات اس مد میں بھجوائیں۔

دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۲۳ر ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

بینکوں کا سود۔ اور اشاعت اسلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک استفسار کے جواب میں سود کے متعلق فرمایا:۔

"ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعت دین کے کاموں میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں ہو سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے۔ نہ اللہ کے واسطے سود اپنے نفس کے لئے۔ بیوی۔ بچوں۔ احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصۃً اشاعت دین کے لئے خرچ ہو تو ہرج نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صـ۱۶)

چونکہ فی زمانہ احباب جماعت کو اپنے ذاتی اور کاروباری معاملات میں بینکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے اور ایسی رقوم پر بینک قوانین کے مطابق سود ملتا ہے۔ لہٰذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام کے لئے خرچ کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ مرکز سلسلہ میں اشاعت لٹریچر ایک اہم ادارہ ہے لہٰذا ایسی رقوم احباب جماعت نظارت دعوت و تبلیغ کے مد "نشر و اشاعت" میں مرکز سلسلہ کے نام بھجوائیں۔

اُمید ہے کہ احباب اس پر عمل پیرا ہو کر رضائے الٰہی اور ثواب دارین حاصل کریں گے۔

یوم مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ر مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے اس دن سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام لدھیانہ بحکم ربانی بیعت لے کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ لہٰذا جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب معمول اُس دن جلسے کر کے روئیداد جلسہ نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں۔ مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI.- 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15- PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ھُوَالنَّاصِرُ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۲ نور شید کالا تحد مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۹۱۶۰۶۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

("فتح اسلام" مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لیبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸۰ گنک منا حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر :- 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ اسکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگز

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
P.O. BOX. 4583.
BOMBAY - 8

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ اسکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بلیٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ تکبر ہے جنت میں نہیں جائے گا۔" (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :- "اسلام میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم)

پیشکش :-

پارٹنرز :-

محمد امان، اختر، نیاز سلطانہ

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی -
مدراس - ۴ - ۶۰۰۰۰۴

ہمایوں موٹرس

ارشادِ نبوی

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ۔"

(بخاری)

ترجمہ:- جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO.6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558.
BANGALORE - 2.

حیدر آباد دکن میں

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ——— ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے